حسب الارشاد

پیر طریقت حضرت صاحبزادہ پیر محمد شفیع صاحب قادری
سجادہ نشین دربار عالیہ غوثیہ ڈھوڈا شریف ضلع گجرات

مصنف

مولانا ابو الحامد محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی
خطیب جامع مسجد علامہ عبد الحکیم علیہ الرحمۃ تحصیل بازار سیالکوٹ

ناشر

قادری کتب خانہ

تحصیل بازار، ۹۰ سیٹھی پلازہ سیالکوٹ

0336-8678692

ختم غوثیہ کا جواز

حسب الارشاد

پیر طریقت حضرت صاحبزادہ پیر محمد شفیع صاحب قادری

سجادہ نشین دربار عالیہ غوثیہ ڈھوڈا شریف ضلع گجرات

مصنفہ

مولانا ابو الحامد محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی

خطیب جامع مسجد علامہ عبد الحکیم علیہ الرحمۃ تحصیل بازار سیالکوٹ

ناشر

قادری کتب خانہ

تحصیل بازار سیالکوٹ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب ______ ختم غوثیہ کا جواز

مصنف ______ مولانا ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی

صفحات ______ ۶۴

کتابت ______ محمد ارشد سلیم قادری (آف چٹوں ووم)، عبدالغنی (آف چرنڈ)

ناشر ______ محمد حامد ضیا، قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ

فون ______ رہائش: ۵۸۶۶۷۳
دفتر: ۵۹۱۰۰۸

مطبع ______

قیمت ______ ۵۰ روپے

بار ______ ششم

ماخذ کتاب

۱- قرآنِ پاک
۲- تفسیر کبیر از امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ
۳- تفسیر ابن جریر از امام محمد بن جریر طبری "
۴- تفسیر در منثور از امام جلال الدین سیوطی "
۵- تفسیر خازن از امام علی بن محمد خازن "
۶- تفسیر روح المعانی از امام محمود آلوسی "
۷- تفسیر معالم التنزیل از امام ابو محمد الحسین "
۸- تفسیر قرطبی از امام قرطبی "
۹- تفسیر ابو السعود از امام ابو محمد الحسین بغوی "
۱۰- تفسیر روح البیان از امام اسماعیل حقی "
۱۱- تفسیر عزیزی از شاہ عبد العزیز دہلوی "
۱۲- الادب المفرد از امام محمد بن اسمٰعیل بخاری "
۱۳- طبرانی شریف از امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی "
۱۴- مشکوٰۃ از امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ "
۱۵- مستدرک از امام ابو عبد اللہ حاکم "
۱۶- ابن عساکر "
۱۷- عمل الیوم واللیلۃ از امام ابن السنی "
۱۸- طبقات ابن سعد "
۱۹- مواہب اللدنیہ از امام احمد قسطلانی "
۲۰- کتاب الشفاء از قاضی عیاض علیہ الرحمۃ
۲۱- زرقانی از امام محمد بن عبد الباقی "
۲۲- شواہد الحق از امام یوسف بن اسماعیل نبہانی "
۲۳- الوفاء از امام عبد الرحمٰن جوزی "
۲۴- افضل الصلوات از علامہ یوسف نبہانی "
۲۵- کتاب الاذکار از امام یحییٰ بن شرف النووی "
۲۶- مدارج النبوت از شیخ عبد الحق محدث دہلوی "
۲۷- اخبار الاخیار " " " " "
۲۸- نور الایمان از امام یحییٰ بن شرف النووی "
۲۹- خصائص کبریٰ از امام جلال الدین سیوطی "
۳۰- حصن حصین از امام محمد بن محمد جزری "
۳۱- تاریخ ابن اثیر از ابو الحسن علی بن ابی الکرم شیبانی "
۳۲- مثنوی شریف از مولانا جلال الدین رومی "
۳۳- ازالۃ الخفاء از شاہ ولی اللہ دہلوی "
۳۴- اطیب النغم از شاہ ولی اللہ دہلوی "
۳۵- انتباہ فی سلاسل اولیاء " " " "
۳۶- رد المحتار از امام ابن عابدین شامی "
۳۷- جواہر خمسہ از شاہ محمد غوث گوالیاری "
۳۸- بہجۃ الاسرار از ابو الحسن نور الدین شطنوفی "

۳۹ - قلائد الجواہر از علامہ محمد بن یحییٰ حلبی علیہ الرحمۃ
۴۰ - نزہۃ الخاطر الفاتر از ملا علی قاری "
۴۱ - تحفہ قادریہ از شاہ ابو المعالی لاہوری "
۴۲ - زلیخا از علامہ عبد الرحمٰن جامی "
۴۳ - قصیدہ امام اعظم از امام ابو حنیفہ "
۴۴ - قصیدہ بردہ شریف از امام شرف الدین بوصیری "
۴۵ - مسدس از الطاف حسین حالی
۴۶ - تحفۃ الذاکرین از محمد بن علی شوکانی
۴۷ - ہدیۃ المہدی از مولوی وحید الزماں
۴۸ - گلزار معرفت از حاجی امداد اللہ
۴۹ - نالہ امداد غریب " " "
۵۰ - قصائد قاسمی از مولوی قاسم نانوتوی
۵۱ - عطر الوردہ از مولوی ذو الفقار علی
۵۲ - نشر الطیب از مولوی اشرف علی تھانوی

۵۳ - امداد الفتاویٰ از اشرف علی تھانوی
۵۴ - فتاویٰ اشرفیہ از " "
۵۵ - فتاویٰ رشیدیہ از رشید احمد گنگوہی
۵۶ - تذکرۃ الرشید از مولوی عاشق الٰہی میرٹھی
۵۷ - کرامات امدادیہ از مولوی اشرف علی تھانوی
۵۸ - فیض الباری از مولوی انور شاہ کشمیری
۵۹ - المنتخب از اشرف علی تھانوی
۶۰ - الداء والدواء از نواب صدیق حسن بھوپالی
۶۱ - نفخ الطیب از نواب صدیق حسن بھوپالی
۶۲ - سید البشر از قاضی سلیمان منصور پوری
۶۳ - آزادی کی کہانی اُس کی اپنی زبانی -
۶۴ - اہلحدیث امرتسر ۷ جولائی ۱۹۱۶ء
۶۵ - الاعتصام لاہور یکم مارچ ۱۹۵۷ء
۶۶ - منصب امامت از مولوی اسماعیل دہلوی -

۶۷ - کیمیائے سعادت از امام غزالی علیہ الرحمۃ
۶۸ - البدایہ والنہایہ از ابن کثیر
۶۹ - صراط مستقیم از اسماعیل دہلوی۔
۷۰ - سراجاً منیرا از ابراہیم میر

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم
اما بعد
اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم
بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہل سنت وجماعت وہ مہذب مسلک ہے جسمیں نجات ہے
توحید ورسالت پر ایمان جیسا کہ اسلام کی تعلیم ہے۔ اسی مسلک کا ہے۔
عقائد اہل سنت وجماعت اولۂ اربعہ سے ثابت ہیں۔
بعض حضرات توحید کی آڑ لیکر اہل سنت وجماعت کے عقائد اور
نظریات کو شرکیہ قرار دیتے ہیں۔ جبکہ فتوے لگانے والے اور توحید توحید
کرنے والے حضرات کے عقائد اور نظریات صریحًا قرآن وحدیث کے خلاف
ہیں۔ چند ایک درج کیے جاتے ہیں۔
خدا تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ انسان جو بُرے افعال کرتے ہیں۔
اللہ تعالیٰ بھی کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مجسّم ہے۔ محتاج ہے۔ اللہ تعالےٰ
بھولا دینے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی مثل پیدا کر سکتا ہے۔ اللہ کی صفات
حادث ہیں۔ وغیرھم۔

لہ عقائد پر تفصیلاً بحث دیکھنے کے لیے فقیر کی کتاب وہابی مذہب اور
اہل سنت وجماعت کون ہیں؟ کتابوں کا مطالعہ فرمائیں۔ فقیر قادری غفرلہٗ

اگر رسولِ پاک صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی ذاتِ بابرکات اُمتیوں اور غلاموں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے تو پھر کلمہ طیبہ کے دوسرے جزو میں محمد رسول اللہ کہنے کا کیا مقصد ہے، اور اسلام کی پہلی بنیاد صرف لاالٰہ الّا اللہ ہونی چاہئے تھی۔ اور دوسری محمد رسول اللہ۔

جبکہ اسلام کی پہلی بنیاد توحید اور رسالت ہے۔ لہٰذا ذی شعور حضرات کبھی بھی یہ نہیں کہہ سکیں گے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کا کوئی فائدہ نہیں۔ اور نہ ہی وہ فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ میرے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی شریعت مطہرہ کا مطالعہ فرمائیں۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے اُمتیوں کو بھی بڑے بڑے اعزاز عطا فرماتے ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔	سُن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔ (پ ۱۱ ع ۱۲)
لَایَسْتَوِیْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَ اَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ اَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ ھُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝ (پ ۲۸ ع ۶)	دوزخ والے اور جنّت والے برابر نہیں۔ جنّت والے ہی مُراد کو پہنچے۔

نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا ہے۔

یَشْفَعُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ثَلٰثَۃٌ اَلْاَنْبِیَآءُ ثُمَّ الْعُلَمَآءُ ثُمَّ الشُّھَدَآءُ۔ (مشکوٰۃ ص ۲۹۵)	قیامت کے دن تین گروہ شفاعت کریں گے۔ انبیاء پھر عُلماء پھر شُہداء

کُتبِ احادیث میں ملکِ شام کے ابدالوں کی شان میں ہے۔

وَبِھِمْ یُرْزَقُوْنَ وَبِھِمْ یُمْطَرُوْنَ وَبِھِمْ یُنْصَرُوْنَ۔	اور ان کے صدقے رزق دیا جاتا ہے اور بارش ہوتی ہے اور مدد دی جاتی ہے۔

پھر نمازِ جنازہ کو ہی لیجئے، نابالغ بچے کی نمازِ جنازہ میں تیسری تکبیر کے

بعد یہ کہا جاتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَآ اَجْرًا وَّ ذُخْرًا

وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا ۝

الٰہی اس لڑکے کو ہمارے لیے آگے پہنچ کر سامان کرنے والا بنادے۔

اور اسکو ہمارے لیے اجر (کا موجب) اور وقت پر کام آنے والا بنادے، اور

اسکو ہماری شفاعت کرنے والا بنادے اور وہ جسکی سفارش منظور ہو جائے۔

معلوم ہوا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کے اَولیاء و عُلماء

حق اور شُہداء بھی فائدہ اور نفع پہنچا سکتے ہیں۔ حتٰی کہ اُمت کے

نابالغ بچے بھی نفع اور فائدہ پہنچائیں گے۔

توحید کی آڑ لیکر انبیاء اولیاء کی توہین کرنا اسلام نہیں بلکہ اسلام

نے اغیار کو یہ واشگاف الفاظ میں بتا دیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے رسُول، نبی

اور اولیاء اتنی قوّت، طاقت اور تصرّف کے مالک ہیں۔ تو خود اللہ تعالےٰ

کی قوّت اور طاقت کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔

اسلام یہ قطعًا نہیں بتاتا کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور اُس کے

رسُول اور نبی کچھ نہیں۔ قرآن پاک میں موجود ہے۔

وَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ وَلِرَسُوْلِہٖ اور عزت تو اللہ اور اس کے رسُول

وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ ۝ (پ ۲۸ ع ۱۳) اور مسلمانوں ہی کے لیے ہے۔

ختم غوثیہ اہلِ سنت وجماعت کا ایک معمول ہے اس میں قطعاً شرک کی کوئی بو نہیں۔ اس میں نبی پاک صاحبِ لولاک صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم اور اولیاء اللہ علیہم الرضوان کو صرف ندا سے یاد کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ عقیدہ بھی اس میں بالوضاحت موجود ہے کہ ان کو جو قوت اور طاقت ہے وہ باذن اللہ ہے۔ جیسا کہ ختم غوثیہ میں ہی ہے۔

یَا حَضْرَتْ غَوْثْ اَغِثْنَا بِاِذْنِ اللّٰہِ۔

کون کم عقل اور بیوقوف کہہ سکتا ہے کہ ختم غوثیہ پڑھنے والے اللہ تعالیٰ کی قوت اور طاقت کا انکار کرتے ہیں۔ یا توحید سے انکار کرتے ہیں۔

زیرِ نظر رسالہ میں ختم غوثیہ کے الفاظ نقل کر کے قرآن وحدیث اور مستند محدثین، مفسرین اور اولیاء کاملین علیہم الرحمۃ کی مستند کتب کی روشنی میں ان کا ٹھوس ثبوت درج کیا ہے۔ تاکہ سادہ لوح مسلمان ایمان اور اسلام کے ڈاکوؤں کے ہتھکنڈوں سے محفوظ رہیں۔ مسلکِ حق اہلِ سنت وجماعت کے عقائد ونظریات پر صمیم قلب سے ایمان رکھیں۔

مولا کریم بجاہ النبی العظیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم اس رسالہ کو شرفِ قبولیت بخشتے ہوئے عامۃ المسلمین کے لیے مفید بنائے۔ (آمین)

فقیر ابو الحامد محمد ضیاء اللہ القادری الاشرفی غفرلہٗ
خطیب مرکزی جامع مسجد علامہ عبد الحکیم علیہ الرحمۃ
تحصیل بازار سیالکوٹ شہر

فرخ
۵ شعبان ۱۴۱۷ھ
۵ دسمبر ۱۹۹۶ء

ترکیب ختم شریف غوثیہ

اَلْحمد شریف ۱ مرتبہ۔ دُرُود شریف ۱۱ مرتبہ

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط ۱۱ مرتبہ

خُذْ بِیَدِیْ شَیْئًا لِلّٰہِ یَا حَضْرَۃ سُلْطَان شَیْخ سَیِّد عَبْدُالْقَادِر جِیْلَانِی اَلْمَدَد۔ ۱۱ مرتبہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ ہ وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ ہ الَّذِیْ اَنْقَضَ ظَهْرَکَ ہ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ ہ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ہ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ہ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ہ وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ۔ ۱۴۱ مرتبہ

سُورۃ یٰسین ایک مرتبہ۔ یَا بَاقِیْ اَنْتَ الْبَاقِیْ ۱۱۱ مرتبہ

یَا کَافِیْ اَنْتَ الْکَافِیْ ۱۱۱ مرتبہ۔ یَا شَافِیْ اَنْتَ الشَّافِیْ ۱۱۱ مرتبہ

یَا ہَادِیْ اَنْتَ الْہَادِیْ ۱۱۱ مرتبہ۔ یَا ہَادِیْ یَا مُنَوِّرُ ۱۱۱ مرتبہ

یَا حَضْرَۃ سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ط شَیْئًا لِلّٰہِ مُشْکِل کُشَا بِالْخَیْر

فَسَهِّلْ یَا اِلٰهِیْ کُلَّ صَعْبٍ بِحُرْمَةِ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ سَهِّلْ۔

یَا حَضْرَةِ یَا سَرْوَرْ یَا صِدِّیْق یَا عُمَرْ یَا عُثْمَانْ یَا حَیْدَرْ

یَا شَبِّیْرْ یَا شَبَّرْ شرکن دفع خیر آور ۔ ۱۱۱ مرتبہ

یاحضرت شاہ محی الدین مشکل کُشا بالخیر ۔ ۱۱۱ مرتبہ

یَا حَضْرَةِ غَوْث اَغِثْنَا بِاِذْنِ اللّٰه ۔ ۱۱۱ مرتبہ

امداد کُن امداد کُن، از رنج و غم آزاد کُن، در دین و دُنیا شاد کُن

یاغوثِ اعظم دستگیر ۱۱۱ مرتبہ

یَا شَیْخ سَیِّد عَبْدُ الْقَادِرْ شَیْئًا لِلّٰهِ ۔ ۱۱۱ مرتبہ

مشکلاتِ بے عدد داریم ما شیئاً للہ غوثِ الاعظم پیرِ ما ۳ مرتبہ

ماہمہ محتاج تو حاجت روا اَلْمَدَدْ یَا غَوْثِ اَعْظَم سَیِّدَا ۳ مرتبہ

خُذْ یَدِیْ یَا شَاہِ جِیْلَانِ خُذْ یَدِیْ شَیْئًا لِلّٰهِ اَنْتَ

نُوْرُ اَحْمَدْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمْ ۳ مرتبہ

وقت امداد یا شہ بغداد رس بفریاد یا شہ بغداد ۳ مرتبہ

درُود شریف ۱۱۱ مرتبہ ۔ الحمد شریف ۱۱ مرتبہ ۔ قُل شریف ۱۱ مرتبہ

مندرجہ بالا ختم شریف کے بعد کلمہ شریف اور اسمِ ذات کا

ذکر کیا جائے اور شجرہ شریف پڑھا جائے۔

ختم شریف غوثیہ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے اللہ تعالے کی بارگاہ میں مشکلات حل کرنے کی التجا ہے۔

فَسَهِّلْ يَا إِلٰهِي كُلَّ صَعْبٍ بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْأَبْرَارِ سَهِّلْ

وسیلہ قرآن وسنت سے ثابت ہے۔ اللہ تعالے فرماتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ (پ۶ ع ۱۰)	اے ایمان والو۔ اللہ سے ڈرو۔ اور اسکی طرف وسیلہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جہاد کرو۔ اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔ [1]

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے وسیلہ سے مُراد مُرشد لکھا ہے۔ (القول الجمیل ص۳۶)

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے یہود کا بارگاہِ الٰہی میں دُعا مانگنا اور کفار پر فتح حاصل کرنا مذکور ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِينَ ۝ (پ۱ ع ۱۱)	اور اس سے پہلے وہ اسی نبی کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے۔ تو جب تشریف لایا۔ ان کے پاس وہ جانا پہچانا اس سے منکر ہو بیٹھے تو اللہ کی لعنت منکروں پر۔

سرکار سیدنا آدم علیہ السّلام کا بھی نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ پیکر دعا کرنا کتب احادیث میں موجود ہے۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے۔ کہ رسُولِ کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا۔ جب حضرت آدم علیہ السّلام سے لغزش

---

[1] دیوبندی اور غیر مقلدین حضرات کے متفقہ اسماعیل دہلوی نے بھی وسیلہ سے مُراد شیخ کامل لکھا ہے (صراط مستقیم ص ۵۸)

ہوئی تو انہوں نے عرض کیا۔

يَارَبِّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ غَفَرْتَ لِي اے میرے پروردگار محمد مصطفے صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے مجھے معاف فرمادے۔

تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔

كَيْفَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا اے آدم علیہ السلام تو نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیسے پہچانا ہے۔

تو آدم علیہ السلام نے عرض کیا۔

اِنَّكَ لَمَّا خَلَقْتَنِي بِيَدِكَ وَنَفَخْتَ فِيَّ مِنْ رُّوْحِكَ رَفَعْتُ رَأْسِي فَرَأَيْتُ عَلٰى قَوَائِمِ الْعَرْشِ مَكْتُوْبًا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَعَلِمْتُ اَنَّكَ لَمْ تُضِفْ اِلٰى اسْمِكَ اِلَّا اَحَبَّ الْخَلْقِ اِلَيْكَ

جب تُو نے مجھکو اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا اور مجھ میں روح پھونکی تو میں نے اپنے سر کو اُٹھا کر اُوپر دیکھا تو عرش کے ستونوں پر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ محمد رسول اللہ لکھا ہوا دیکھا۔ پس اس سے میں نے جان لیا کہ جس ہستی کا نام تو نے اپنے اسمِ شریف کے ساتھ ملا کر لکھا ہے۔ وہ تمام مخلوق سے بڑھکر تجھ کو محبوب ہے۔ تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ اے آدم علیہ السلام تُو نے سچ کہا قَدْ غَفَرْتُ لَكَ بے شک میں نے تمہاری لغزش معاف فرمادی۔ لَوْلَا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ مَا خَلَقْتُكَ اگر محمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات نہ ہوتی تو میں تجھے پیدا ہی نہ فرماتا۔ (خصائص کبریٰ ص ۱۲ ج ۱، طبرانی صفحہ ۸۲-۸۳ ج ۲، مستدرک ص ۶۱۵ ج ۲، ابن عساکر ص ۳۵۷ ج ۲، کتاب الوفا ص ۳۳ ج ۱، مواہب اللدنیہ ص ۱۲، شواہد الحق ص ۱۳۷، زرقانی شریف ص ۶۲، افضل الصلوٰۃ ص ۱۱۷، تفسیر عزیزی ص ۱۸۳ ج ۱)

ختم شریف میں نبی پاک صاحب لولاک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ندائیہ لفظ یا سے پکارا جاتا ہے۔ خلفاء راشدین علیہم الرضوان، سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اور سیدنا غوث اعظم شیخ سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کو پکارا جاتا ہے۔ مثلاً

یا حضرت یا سرور یا صدیق یا عمر یا عثمان یا حیدر

یا شبیر یا شبر شر کن دفع خیر آور

یا شیخ سید عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ

یا حضرت غوث اغثنا باذن اللہ

امداد کن امداد کن از رنج و غم آزاد کن

در دین و دنیا شاد کن یا غوث الاعظم دستگیر

مقبولانِ خدا کو پکارنا۔ مددگار سمجھنا۔ حاجت روا سمجھنا قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ اہلِ سنت وجماعت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، خلفاء راشدین، اہلبیت اطہار علیہم الرضوان اور اولیاء الرحمٰن علیہم الرحمۃ کو باذن اللہ مشکل کشا، حاجت روا، مددگار سمجھتے ہیں جیسا کہ

یا حضرت غوث اغثنا باذن اللہ

سے واضح ہے۔ اب آپ کے سامنے اس کے ثبوت میں سب سے پہلے قرآن پاک کی آیات طیبات پیش کی جاتی ہیں۔ جن سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اللہ کی مخلوق سے بھی مدد مانگنا جائز ہے۔

سرورِ کائنات مفخرِ موجودات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کو پکارنا اور اولیاء الرحمٰن

کو پکارنا یہ شرک نہیں ہے بلکہ قرآن وحدیث کی تعلیمات کے عین مطابق ہے۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے قرآنی آیات اور سرورِ عالم نورِ مجسّم، سرِّ اعظم، شفیعِ معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی احادیث شریفہ پیش کی جاتی ہیں۔ تاکہ قرآن وحدیث سے بے بہرہ لوگوں اور قرآن وحدیث پر عامل حضرات پر کفر وشرک کی مشین چلانے والے حضرات کے دامنِ تزویر اور فریب کاری کے ہتھکنڈوں میں پھنسے ہوئے سادہ لوح مسلمانوں کی ہدایت اور مسلکِ حق اہلسنّت وجماعت کے پیروکار حضرات کی تشفی کا سبب ہو۔ خداوند کریم قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رٰکِعُوْنَ ۝ (پ ۶ ع ۱۲)

تمہارا مددگار اللہ ہے اور اس کا رسول اور ایمان والے جو کہ نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں۔

اس آیت شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے ولی کی صفت جو اپنے لیے ارشاد فرمائی ہے وہی اپنے پیارے رسول اور مومنوں کے لیے بیان فرمائی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو ولی یا مددگار ماننا شرک ہوتا تو اللہ تعالیٰ کبھی بھی اپنے پیارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اس کے ماننے والوں کے متعلق ولی کا لفظ استعمال نہ فرماتا۔

معلوم ہوا کہ دیوبندی غیر مقلد تبلیغی اور مودودی حضرات قرآنِ پاک کو نہیں سمجھے اگر بزعمِ خود وہ سمجھتے ہیں تو پھر قصداً اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی مخالفت کر کے شرک کے فتوے لگاتے ہیں۔

ولی کا معنٰے دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی کے نزدیک بھی مددگار ہیں۔

چنانچہ تھانوی صاحب نے سورہ رعد کی اس آیت کے ترجمہ میں ولی کا
معنیٰ مددگار کیا ہے آیت اور ترجمہ ملاحظہ ہو۔

قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا۔ (پ۱۳ ع ۸)	آپ یہ کہیے کہ کیا پھر تم نے خدا کے سوا دُوسرے مددگار قرار دے رکھے ہیں جو خود اپنی ذات کے نفع نقصان کا بھی اختیار نہیں رکھتے۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے صاحبزادہ رفیع الدین دہلوی نے اِس آیت
میں اولیاء کا معنیٰ کارساز کیا ہے چنانچہ رفیع الدین صاحب دہلوی کا ترجمہ بھی ملاحظہ ہو۔
(ترجمہ) کہہ کیا پس پکڑے ہیں تم نے سوائے اس کے کارساز، نہیں اختیار
میں رکھتے واسطے جانوں اپنی کے نفع اور نہ ضرر۔
اللہ کریم نے سورۃ التحریم میں بھی اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا۔

فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ۔ (پ۲۸ ع ۱۹)	تو بیشک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے فرشتے مدد پر ہیں۔

مولیٰ کا معنیٰ ۱۰

علامہ آلوسی علیہ الرحمۃ جو کہ دیوبندی، غیر مقلد، مودودی اور تبلیغی جماعت کے' وہابیوں کے اکابر کے نزدیک
بھی مستند مفسرین نے اپنی تفسیر روح المعانی کے صفحہ ۱۵۳ جلد ۸ مطبوعہ بیروت
میں مَوْلٰهُ کا معنیٰ نَاصِرُهٗ کیا ہے۔ ناصر کا معنیٰ سب اُردو خواں حضرات
کو بھی آتا ہے کہ مددگار ہے۔
تو اللہ کریم نے اپنے پیارے حبیب لبیب علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کو فرمایا۔

اے محبوب بیشک اللہ تعالیٰ تیرا مددگار ہے اور جبریل اور نیک مومن تیرے مددگار ہیں اور اس کے بعد فرشتے تیرے پشت پناہ ہیں۔

اس آیت میں مولا کی صفت اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے جبریل اور صالح مومنین کے لیے بھی بیان فرماتی ہے تو معلوم ہوا کہ اللہ بھی مولا ہے جبریل بھی اور صالح مومنین بھی مولا ہیں اور مولا کا معنے مددگار ہے۔

اللہ کریم کی ذات بابرکات نے جس قرآن پاک میں شرک کی مذمت اور بیخ کنی فرماتی ہے اُسی قرآنِ پاک میں وہ اپنے علاوہ جبریل اور صالح مومنین کو بھی مولا و مددگار فرما رہا ہے۔ تو پھر یہ حق پسند حضرات کو کہنا پڑے گا کہ انبیاء کرام جبریل امین اور اولیاء اللہ کو مددگار سمجھنا اور کہنا شرک نہیں ہے بلکہ یہ عین اسلام ہے اور مشیت ایزدی کے مطابق ہے۔ اگر یہ شرک ہوتا تو اللہ کریم کبھی بھی جبریل اور صالح مومنین کے لیے **مولا** کا لفظ استعمال نہ فرماتا جو کہ اُس نے اپنے لیے بھی استعمال فرمایا ہے۔

صالح المومنین سے کون مُراد ہیں

مستند تفاسیر میں صالح المومنین سے مُراد صدیقِ اکبر، عمر فاروقِ اعظم، عثمانِ غنی، علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم کی ذاتِ بابرکات اور دیگر صحابہ کرام علیہم الرضوان بھی مُراد ہیں۔ جیسا کہ تفسیر کبیر تفسیر ابنِ جریر تفسیر روح البیان تفسیر روح المعانی تفسیر در منثور تفسیر خازن تفسیر معالم التنزیل تفسیر قرطبی تفسیر ابو السعود وغیرہم پڑھکر دیکھیں۔ تو پھر ختم غوثیہ شریف میں جو اہلسنت وجماعت یہ پڑھتے ہیں۔

یَا حَضْرَت، یَا سَرْوَرْ، یَا صِدِّیق، یَا عُمَر، یَا عُثْمَان، یَا حَیْدَرْ

یَا شَبَّر، یَا شَبِّیر، شَرّ کُنْ دَفع خَیر آوَرْ۔ بالکل قرآنِ پاک کی تعلیم کے مطابق ہے۔

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب اسلام قبول فرمایا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب لبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کو فرمایا۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَ مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ — اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی)، اللہ تمہیں کافی اور یہ جتنے مسلمان تمہارے پیرو ہوئے کافی ہیں۔

(پ۱۰ ع ۵)

اس آیہ شریفہ میں اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرمایا کہ اے محبوب تجھے تیرا اللہ بھی کافی ہے اور تیرے تابع فرمان مومنین بھی کافی ہیں۔ اس فرمانِ الٰہی سے مخالفوں کے اس اعتراض کا بھی قلع قمع ہوگیا جو یہ کہتے ہیں۔ اللہ کو مددگار سمجھنے کے بعد کسی دوسرے سے مدد طلب کرنے کا کیا مقصد ہے، خدا تعالیٰ کے ہوتے ہوئے کسی دوسرے کی کوئی ضرورت نہیں ہے وہابی مولویوں کو تو اس کی سمجھ آگئی مگر معاذ اللہ ان کے عقیدہ کے مطابق خداوند کریم کو خود اس کا علم نہ ہوا۔ تب ہی تو فرمارہا ہے۔ اے میرے محبوب حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ۔ اور جو وہابیہ کے نزدیک خود ساختہ نام نہاد توحید ہے اُس کے مطابق صرف حَسْبُكَ اللَّهُ ہونا چاہیئے تھا وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ نہیں ہونا چاہیئے۔

معلوم ہوا الحمد للہ رب العالمین! اہلسنّت وجماعت کا عقیدہ خداوند کریم جل جلالہٗ کے فرمان کے مطابق ہے اور قرآن پاک پر عمل ہے۔ اللہ تعالےٰ اسی سپارے میں دوسرے مقام پر فرماتا ہے۔

هُوَ الَّذِیْٓ اَیَّدَکَ بِنَصْرِہٖ   وہی جس نے تجھکو قوت دی ساتھ یاری
وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ ۝ (پ ۱۰ ع ۴)   اپنی کے اور قوت دی ساتھ مومنوں کے،

ان آیاتِ طیبات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کرام مُرسلین عظام اور اُولیاء اللہ سے مدد مانگنا اور ایک دوسرے کی مدد کرنے کا ثبوت درج فرمایا ہے، نیز اللہ تعالیٰ نے اپنے مددگار ہونے اور رسُولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مددگار ہونے، صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اولیاء اللہ علیہم الرحمۃ کے مددگار ہونے کا بھی ذِکر قرآنِ پاک میں فرمایا ہے لہٰذا ختم غوثیہ میں یہ پڑھنا۔

یَا حَضْرَتْ یَا سَرْوَرْ یَا صِدِّیْق
یَا عُمَرْ یَا عُثْمَان یَا حَیْدَرْ
یَا شَبِّیْر یَا شَبَّرْ
شَرْ کُنْ دَفْع خَیْر آوَرْ

بالکل قرآنِ پاک کی تعلیم کے مطابق ہے اس کو شرک قرار دینا سراسر جہالت ہے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں انبیاء کرام علیہم السّلام کا مخلوق سے مدد طلب کرنے کا بھی کئی آیاتِ طیبات میں ذِکرِ خیر فرمایا ہے اگر مخلوق سے مدد مانگنا شرک ہوتا، جیسا کہ غیر مقلدین، دیوبندی، تبلیغی جماعت اور جماعت اسلامی کا عقیدہ ہے تو اللہ تعالیٰ کے جلیل المرتبت نبی کبھی بھی اللہ کی مخلوق سے مدد نہ مانگتے،

بلکہ یومِ میثاق اللہ تعالیٰ نے انبیاءِ کرام علیہم السلام کی ارواحِ طیبات کو اکٹھا کر کے جو وعدہ لیا اور تاکید فرمائی اور جس وعدہ پر اپنی گواہی کا بھی ذکر فرمایا۔ وہ وعدہ صرف اور صرف دو چیزوں کے متعلق تھا۔ ایک تو نبی آخر الزماں شہنشاہِ مُرسلاں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ اقدس پر ایمان لانا۔ اور دوسرا ان کی مدد فرمانا۔

اگر اللہ تعالیٰ کے علاوہ مخلوق میں سے کسی کی مدد کرنا اور مدد کرنے کی طاقت رکھنا اور مدد طلب کرنا شرک ہوتا تو اللہ تعالیٰ خود اپنے انبیاءِ کرام علیہم السلام سے یہ وعدہ نہ لیتا، قرآنِ پاک میں وہ ارشادِ باری تعالیٰ اسطرح ہے۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ	اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے
لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ	ان کا عہد لیا، جو میں تم کو کتاب اور
ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا	حکمت دوں، پھر تشریف لائے تمہارے
مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ	پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی
قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ	تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اُس پر
عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ ؕ قَالُوْٓا	ایمان لانا اور ضرور ضرور اُس کی مدد کرنا
اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا	فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا؟ اور اس پر
وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۞	میرا بھاری ذمہ لیا، سب نے عرض کی ہم

نے اقرار کیا، فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ، اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔ (پ ۳ ع ۱۷)

اِس آیتہ شریفہ میں انبیاء کرام سے لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ کے الفاظ موجود ہیں۔ نُصرت کا معنےٰ مدد ہے۔

معلوم ہُوا کہ انبیاء کرام علیہم السّلام کا امداد فرمانا منشاءِ ایزدی کے مطابق ہے اور انبیاء کو مددگار سمجھنا عینِ اِسلام ہے، اِس کو شرک قرار دینا سراسر اِسلام اور قرآن کی مخالفت ہے، بلکہ مخالفتِ ربّانی ہے۔

قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسےٰ علیہ السّلام کا اُسکی بارگاہ سے وزیر کے لیے عرض کرنے کا ذِکر بھی فرمایا ہے' یاد رہے وزیر کا معنےٰ بوجھ اُٹھانے والا مددگار ہے۔ چنانچہ حضرت مُوسےٰ علیہ السّلام نے عرض کیا۔

وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَهْلِیْ۝ هٰرُوْنَ اَخِی۝ اشْدُدْ بِهٖ اَزْرِیْ۝ اور میرے لیے میرے گھر والوں میں سے میرے واسطے یار اور مددگار کر دے' میرے بھائی ہارُون کو اُس سے میری کمر مضبوط کر۔ (پ ۱۶ ع ۱۱)

حضرت مُوسیٰ علیہ السّلام نے اپنا مددگار اپنا بھائی حضرت ہارُون کے متعلق بارگاہِ ایزدی میں عرض کیا۔ ساتھ ہی یہ عرض کیا کہ اُس سے میری کمر مضبوط کر، تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مُوسےٰ علیہ السّلام کو یہ نہیں فرمایا کہ جب مَیں تو تیرا رب اور مددگار ہُوں پھر مخلوق میں سے وزیر، مددگار اور پشت پناہ کی کیا ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انکار نہیں فرمایا، بلکہ حضرت مُوسیٰ علیہ السّلام کے عرض کے مطابق حضرت ہارُون علیہ السّلام کو حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا وزیر بنا دیا۔

دوستو! رسول اور نبی شرک کی جڑیں کاٹنے والا ہوتا ہے۔ بلکہ شرک کا قلع قمع کرنے کے لیے آتا ہے، اگر اللہ تعالیٰ کے علاوہ مخلوق میں سے کسی کو اپنا وزیر، مددگار، پشت پناہ قرار دے، تو یہ شرک نہیں بلکہ اسلام کے عین مطابق ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنے اُمتیوں سے مدد مانگنے کا ذکر اس طرح قرآنِ پاک میں فرمایا ہے۔

فَلَمَّآ اَحَسَّ عِیْسٰی مِنْھُمُ	پھر جب عیسیٰ نے اُن سے کفر پایا۔
الْکُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ	بولا کون میرے مددگار ہوتے ہیں۔
قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ	اللہ کی طرف حواریوں نے کہا ۔ ہم
اَنْصَارُ اللّٰہِ ۔ (پ۳ ع ۱۳)	دینِ خدا کے مددگار ہیں۔

شاہ عبدالعزیز محدثِ دہلوی رحمۃ اللہ القوی نے والقمر اذا انشق کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ کہ

بعضے از خواص اولیاء اللہ راکہ آلہ جارحہ تکمیل و ارشاد بنی نوع خود گردانیدہ اند۔ اندریں حالت ہم تصرف در دنیا دادہ و استغراق آنہا بجہت کمال وسعت تدارک آنہا مانع توجہ بایں سمت نمے گردد و اویسیاں تحصیل کمالات باطنی از آنہا مے نمایند و ارباب حاجات و مطالب حلِ مشکلات خود از انہا مے طلبند و می یابند و زبانِ حالِ آنہا دراں وقت ہم مترنم بایں مقالات است۔ ؎ من آیم بجاں گر تو آئی بہ تن

بعض خاص اولیاء اللہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے محض اپنے بندوں کی ہدایت و ارشاد کے لیے پیدا کیا۔ ان کو اس حالت میں بھی اس عالم کے تصرف کا حکم ہوا ہے اور اس طرف متوجہ ہوتے ان کا استغراق بوجہ کمال وسعت تدارک انہیں روکتا اور اویسی سلسلہ کے لوگ باطنی کمالات انہی سے حاصل کرتے ہیں۔ حاجت مند اور اہل غرض لوگ اپنی مشکلات کا حل انہی سے چاہتے ہیں اور جو چاہتے ہیں، وہ پاتے بھی ہیں۔ اور زبانِ حال سے یہ ترنم سے پڑھتے ہیں۔

من آئیم بجاں گر تو آئی بہ تن [۱]

(یعنی اگر تم میری طرف بدن سے آؤ گے تو میں تمہاری طرف جان سے آؤں گا۔)

قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ نے اپنی تفسیر مظہری میں وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُعْطِيْ لِاَرْوَاحِهِمْ	بیشک اللہ تعالیٰ ان کی روحوں کو
قُوَّةَ الْاَجْسَادِ فَيَذْهَبُوْنَ مِنَ	قوتِ جسمانی بخشتا ہے، پس وہ زمین
الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ وَالْجَنَّةِ حَيْثُ	آسمان اور جنت میں جہاں چاہیں
يَشَآءُوْنَ وَيَنْصُرُوْنَ اَوْلِيَآءَهُمْ	جاتے ہیں، اپنے دوستوں کی مدد فرماتے

[۱] پورا شعر اس طرح ہے: مرا زندہ پندار چوں خویشتن ۔ من آئیم بجاں گر تو آئی بہ تن
مجھے اپنی مانند زندہ سمجھو اگر تم میری طرف بدن سے آؤ گے تو میں تمہاری طرف جان سے آؤں گا۔ (فقیر ابوالحامد محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہ)

[۱] تفسیر عزیزی پ ۳۰ ص ۱۱۳۔

وَيُدَمِّرُونَ اَعْدَائَهُمْ ہیں۔ اور اپنے دشمنوں کو ہلاک کرتے ہیں۔

(تفسیر مظہری ص جلد ۲)

دیوبندی اور وہابیوں کے ممدوح علامہ قطب الدین دہلوی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لیے زمانہ کو طی و بسط کرتا ہے، یعنی کبھی زیادہ زمانہ تھوڑا اور کبھی تھوڑا زمانہ زیادہ ہو جاتا ہے۔ (مظاہر حق ص۲۸۹ جلد ۴)

شیخ محقق شیخ المحدثین عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے اشعۃ اللمعات ص۱۲ فارسی میں تحریر فرمایا ہے۔ لہ

ہر کہ استمداد کردہ شود بہ وے در حیات استمداد کردہ مے شود بوے بعد از وفات ویکے از مشائخ گفتہ دیدم چہار کس را از مشائخ کہ تصرف می کنند در قبور خود مانند تصرفہا ایشاں در حیات خود یا بیشتر قومے گویند کہ امداد حی قوی تراست ومن مے گویم کہ امداد میت قوی تر و اولیاء را در اکوان تصرف حاصل ہست مرآں نیست مگر ارواح ایشاں را و ارواح باقی است۔

جس سے زندگی میں امداد طلب کی جا سکتی ہے اس سے بعد وفات بھی طلب کی جا سکتی ہے مشائخ میں سے ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں نے مشائخ میں سے چار آدمیوں کو دیکھا کہ وہ اپنی قبروں میں (بعد از انتقال) اسی طرح تصرف کر رہے ہیں جس طرح زندگی میں فرماتے تھے یا اس سے بھی زیادہ، ایک گروہ کا خیال ہے کہ زندہ کی امداد بہت زیادہ ہے لیکن میرا یہ خیال ہے کہ مُردہ کی امداد بہ نسبت زندہ کے زیادہ قوی ہے اور اولیاء اللہ کو اکوان عالم میں تصرف حاصل ہے اور یہ تصرف انکی روحوں کو حاصل ہے۔ اور وہ باقی ہیں۔

لہ امام غزالی علیہ الرحمۃ نے بھی کیمیائے سعادت میں تحریر فرمایا ہے۔

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۤءُ بَعْضٍ ۔ (پ۱۰ ع۱۵)
اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۔ (پ۲ ع۳)
اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد چاہو۔

اگر اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی سے مدد طلب کرنا شرک ہوتا تو اللہ ایمان والوں کو صبر اور نماز سے مدد طلب کرنے کا حکم نہ فرماتا۔ کیونکہ اِسْتَعِيْنُوْا امر اور حکم ہے کہ صبر اور نماز سے مدد طلب کرو۔

تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۔ (پ۶ ع۵) نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔

معاونت کا معنے مدد ہے، نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرنا خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔ تَعَاوَنُوْا بھی امر کا صیغہ ہے۔

وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۔ (پ۳ ع۱) اور ہم نے پاک رُوح سے اس کی مدد کی۔

اللہ تعالیٰ نے اس جملہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حضرت جبریل امین سے مدد فرمانے کا تذکرہ فرمایا ہے۔ جبریل مخلوق ہے۔ معلوم ہوا۔ کہ اللہ کریم نے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی حضرت جبریل سے مدد فرمائی۔

اَلْاَخِلَّاۤءُ يَوْمَئِذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ۔ (پ۲۵ ع۲)
گہرے دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے، مگر پرہیزگار۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں ایک عام اُمتی کا حضرت موسیٰ علیہ السّلام سے استغاثہ اور مدد طلب کرنے کا تذکرہ اِس طرح فرمایا ہے۔

هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ	ایک موسٰی کے گروہ سے تھا اور دوسرا اس
عَدُوِّهٖ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ	کے دشمنوں سے تو وہ جو اُس کے گروہ سے
شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهٖ	تھا اُس نے موسٰی سے مدد مانگی اُس پر جو اُسکے
فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ	دشمنوں سے تھا تو موسٰی نے اُس کے گھونسا
(پ ۲۰ ع ۵)	مارا تو اُس کا کام تمام کر دیا۔

اگر اللہ تعالیٰ کے علاوہ مخلوق سے استغاثہ کرنا شرک ہوتا تو اللہ تعالےٰ بلا انکار قرآن مجید میں اس کا ذکر نہ فرماتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ذکر فرما کر مسلک حق اہلسنت وجماعت کے عقیدہ کی حقانیت پر مہر تصدیق ثبت فرما دی ہے۔

وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ	دین میں تم سے مدد چاہیں تو تم پر مدد
فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ - (پ۱۰ ع ۲)	دینا واجب ہے۔

اسی رکوع میں اللہ تعالیٰ نے ہجرت کرنے والوں کو ایک دوسرے کا ولی قرار دیا ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا اُولٰٓئِكَ	اور وہ جنہوں نے جگہ دی اور مدد کی۔ یہ
بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ - (پ۱۰ ع ۲)	لوگ آپس میں ایک دوسرے کے ولی ہیں۔

اسی رکوع میں اللہ تعالیٰ نے مدد کرنے والے مسلمانوں کی تعریف اسطرح فرمائی ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا اُولٰٓئِكَ	اور جنہوں نے جگہ دی اور مدد کی، وہی
هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا - لَهُمْ	سچے ایمان والے ہیں۔ اُن کے لیے بخشش ہے

مَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ (پ ۶) اور عزت کی روزی۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے اس کا ترجمہ کرتے ہوئے ولی کا معنٰے کارساز کیا ہے۔ چنانچہ ترجمہ یہ ہے۔ وآنانکہ جاے دادند و تصرف کردند ایں بعضے ایشاں کارساز بعض اند۔

وہابی اور دیوبندی اپنی دلیل میں جو آیت پیش کرتے ہیں۔ وہ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ہے۔ ہم اس آیہ شریفہ کی تفسیر شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ سے پیش کرتے ہیں۔ جن کو وہابیوں کے نام نہاد مجدد اسماعیل دہلوی قتیل نے حجۃ اللہ علی العالمین وارث الانبیاء والمرسلین، سید العلماء اور سند الاولیاء لکھا ہے۔ (صراط مستقیم فارسی ص ۱۴۲ مطبوعہ دہلی)

اس آیت کی تفسیر پڑھکر بھی اگر دیوبندی، غیر مقلد، وہابیوں کو سمجھ نہ آوے اور راہ راست پر نہ آویں تو پھر وہ اسلام کے مبلغ نہیں بلکہ ہٹ دھرم اور ضدی ہیں۔ اور قرآن پاک کی تفسیر بالرائے کرنے والے ہیں۔ بلکہ یہ کہنا بھی بجا ہے کہ ان کا قول کچھ فعل کچھ ہے اور یہ علماء حقانی کی شان نہیں بلکہ علماء سُو کا طریقہ ہے۔

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ

دریں جا باید فہمید کہ استعانت از غیر بوجہیکہ اعتماد بر آں غیر باشد و اورا مظہر عون الٰہی نداند حرام است واگر التفات محض بجانب حق است و اورا

یکے از مظاہر عون الٰہی دانستہ و نظر بکار خانہ اسباب و حکمت او تعالیٰ دراں نمودہ بغیر استعانت ظاہری نماید بعید از عرفان نخواہد بود و در شرع نیز جائز و رواست و انبیاء و اولیا ایں نوع استعانت بغیر کردہ اند۔ و درحقیقت ایں نوع استعانت بغیر نیست بلکہ بحضرت حق است لا غیر۔

ترجمہ: یہاں یہ سمجھنا چاہیئے کہ غیر خُدا سے اس پر بھروسہ کرتے ہُوئے اور اُسے مظہر امداد الٰہی نہ جانتے ہُوئے مدد مانگنا حرام ہے۔ اور اگر مددگار حقیقی اللہ تعالیٰ کو جانے اور اولیاء انبیاء کو مددگار حقیقی کی مدد کا مظہر سمجھے اور یقیناً جانے کہ گو ظاہراً غیر اللہ اولیاء اللہ سے مدد طلب کی جاتی ہے۔ اور بظاہر وہی مدد کرتے ہیں۔ مگر حقیقتاً وہ مدد اللہ تعالیٰ ہی کی ہوتی ہے۔ اس واسطے کہ اُس خالقِ حقیقی کی قوت کے عطا کرنے کے بغیر کوئی کسی کی مدد نہیں کرسکتا۔ اسطرح مدد طلب کرنا عرفان سے خالی نہیں ہے۔ اور اس طرح مدد طلب کرنا شریعت میں بھی جائز اور روا ہے۔ اور اولیاء اللہ اور انبیاء کرام نے بھی اس قسم کی مدد غیر سے طلب کی ہے۔ دراصل اس قسم کی مدد طلب کرنا غیر سے مدد طلب کرنا نہیں ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ سے ہی مدد طلب کرنا ہے۔

(تفسیر عزیزی فارسی ص۸ جلد اوّل مطبوعہ دہلی)

ناظرین کرام! آپ نے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی تفسیر پڑھی ہے۔ ختم غوثیہ پڑھنے والوں کا بالکل یہی عقیدہ ہے جو شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے۔

ختم غوثیہ شریف میں جہاں یا حضرت یا سرور یا صدیق یا عمر
یا عثمان یا حیدر یا شبیر یا شبر شر کن دفع خیر آور
یا حضرت غوث اغثنا باذن اللہ
یا شیخ سید عبد القادر جیلانی شیاءً للہ
پڑھا جاتا ہے۔ وہاں خداوند کریم کی بارگاہ میں
یَا بَاقِیُ اَنْتَ الْبَاقِیُ یَا شَافِیُ اَنْتَ الشَّافِیُ
یَا کَافِیُ اَنْتَ الْکَافِیُ یَا ھَادِیُ اَنْتَ الْھَادِیُ
بھی عرض کیا جاتا ہے۔

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ جن کو وہابیوں کے مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی نے بارگاہ نبوی کا حضوری قرار دیا ہے۔ (سراجاً منیرا) نے جو تفسیر بیان کی ہے۔ وہ بالکل درست ہے اور یہی مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔
ناظرینِ حضرات ! قرآن پاک کو یہ دیوبندی، غیر مقلد حضرات زیادہ سمجھے ہیں، یا رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام علیہم الرضوان ؟ ہر مسلمان یہی کہے گا کہ سرور عالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام علیہم الرضوان زیادہ جانتے ہیں۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ پڑھ کر یا رسول اللہ، یا نبی اللہ کو شرک قرار دینے والے حضرات کو علم ہونا چاہیئے۔ کہ سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی اُمت کے جلیل المرتبت صحابی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جو سُنتِ مصطفویہ کے بڑے شیدائی

تھے اُنہوں نے بھی سرورِ کون و مکاں، سیّاحِ لامکاں، سیّد مرسلین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے انتقال کے بعد دُور دراز سے یَا مُحَمَّدُ پکارا۔

اِس روایت کو جلیل المرتبت محدثین مثلاً امام بخاری، امام نووی، ابن السنی، قاضی عیاض، ابنِ جزری، شیخ عبدالحق دہلوی، علامہ عبدالغنی نابلسی علیہم الرحمہ نے اپنی اپنی مستند کتب میں درج فرمایا ہے۔ بلکہ غیر مقلدین وہابی حضرات کے قاضی شوکانی نے تحفۃ الذاکرین کے صفحہ ۲۳۹ مولوی وحید الزماں نے ہدیۃ المہدی صـ۲۳ پر بھی درج کی ہے۔ وہ روایت پڑھیئے اور مسلکِ حق اہلسنّت وجماعت کی حقانیت کو تسلیم کیجئے۔

خَدِرَتْ رِجْلُ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اُذْكُرْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَيْكَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ۔	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا پاؤں سُن ہوگیا تو ایک شخص نے اُن سے کہا کہ آپ اُس شخصیت کو یاد کریں۔ جو آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہے۔ تو

اُنہوں نے کہا یَا مُحَمَّدُ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم)

الادب المفرد صـ۱۴۲ مطبوعہ مصر، عمل الیوم واللیلۃ صـ۴۷، طبقات ابن سعد صـ۱۵۴ ج ۴، کتاب الشفا صـ۱۸ ج ۲ کتاب الاذکار صـ۱۳۵ مدارج النبوۃ فارسی، نور الایمان فی زیارت آثار حبیب الرحمان صـ۸، ہدیۃ المہدی صـ۲۳ تحفۃ الذاکرین صـ۲۳۹ حصن حصین صـ۲۳۶،

سیّد المفسرین بالاتفاق علی الاطلاق حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ

تعالیٰ عنہما جنہوں نے پورے قرآنِ پاک کی تفسیر بھی لکھی ہے صحابیٔ رسول ہیں ان کا عمل غیر مقلدین وہابی حضرات کے نواب صدیق حسن بھوپالی (جن کو وہابی حضرات مجدد اور اپنا سردار تسلیم کرتے ہیں) نے اپنی کتاب الداء والدواء میں اس طرح بیان کیا ہے۔

شرجی کہتے ہیں کہ ایک بار پاؤں ابن عباس کا سُن ہوگیا تھا۔ کہا یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم فی الفور کھل گیا۔ (الداء والدواء ص۳۶)

ابن اثیر نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کا معمول ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

اِنَّ الصَّحَابَۃَ بَعْدَ مَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ شِعَارُھُمْ فِی الْحُرُوْبِ یَا مُحَمَّدٌ۔	صحابہ کرام علیہم الرضوان کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد جنگوں میں شعار تھا کہ وہ یا محمد کہتے ہیں۔

تاریخ فتوح الشام میں ہے کہ امین الامۃ ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قنسرین سے کعب بن ضمرہ کو لڑائی کے لیے روانہ فرمایا۔ ایک ہزار سوار ساتھ دیئے۔ کعب بن ضمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لڑائی یوقنا سے ہوئی۔ اس کے پانچ ہزار سپاہی تھے۔ غرضیکہ دس ہزار کا مقابلہ ٹھہر گیا۔ مسلمان جانبازیاں کر رہے تھے۔ اور کعب بن ضمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا محمد یا محمد یا نصر اللہ انزل پکارتے تھے اور مسلمانوں کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے تھے۔

یَا مَعَاشِرَ الْمُسْلِمِیْنَ اُثْبُتُوْا فَاِنَّمَا ھِیَ سَاعَۃٌ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ (فتوح شام ص۱۰۱)	اے مسلمانوں کے گروہ ! ثابت قدمی دکھاؤ پس جان لو، یہی گھڑی ہے اور تم غالب ہونے والے ہو۔

قارئینِ کرام! وہ صحابہ کرام علیہم الرضوان جو قرآنِ پاک کی تفسیر اور معانی ہم سے بہت زیادہ جانتے تھے، وہ تو سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو ان کے انتقال کے بعد یَا مُحَمَّدُ، یَا رَسُولَ اللّٰہ کہکر پکارتے تھے۔ اگر یہ شرک ہوتا تو کبھی نہ پکارتے۔

مولانا جلال الدین رُومی علیہ الرحمۃ نے اپنی مثنوی شریف میں نصرانیوں کا سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی آمد آمد سے پہلے بھی ان کے نام نامی اسمِ گرامی سے مدد طلب کرنا اور فتح حاصل کرنے کا تذکرہ اسطرح فرمایا ہے۔

بود در انجیل نام مصطفٰے — آں سرِ پیغمبراں بحرِ صفا

طائفہ نصرانیاں بہرِ ثواب — چوں رسیدندی بداں نام و خطاب

بوسہ دادندے براں نامِ شریف — رو نہادندے براں وصفِ لطیف

اندریں قصہ کہ گفتیم آں گروہ — ایمن از فتنہ بدند و از شکوہ

ایمن از شر امیران و وزیر — در پناہِ نامِ احمد مستجیر

نسلِ ایشاں نیز ہم بسیار شد — نُورِ احمد ناصر آمد یار شد

نامِ احمد ایں چنیں یاری کند — تا کہ نورش چوں نگہداری کند

نامِ احمد چوں حصارے شد حصیں — تا چہ باشد ذاتِ آں رُوح الامین۔

ترجمہ۔ انجیل میں امام الانبیاء بحرِ صفا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام مبارک درج تھا۔ نصرانیوں کا ایک گروہ جب انجیل پڑھتے پڑھتے آپ کے نام مبارک اور خطاب تک پہنچتا تو ثواب کے حصول کی

غرض سے اُس نامِ مُبارک پر بوسہ دیتا اور لکھے ہُوتے اوصاف وکمالات کو صدق اور یقین سے تسلیم کرتا۔ اور اُس پر اپنی پیشانی رکھتا۔ اُس کی برکت سے وہ گروہ فتنہ اور فساد سے محفوظ تھا۔ اور حضرت احمد مجتبےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے نامِ مُبارک کی پناہ میں امیر وزیر کے شر سے بے فکر تھا۔ نُورِ احمدی کی نصرت اور مدد سے ان لوگوں کی نسل نے بہت ترقی کی جب آپ کا نام مبارک اُس طرح یاری اور مدد کرتا ہے، تو اُس کے نُورِ مُبارک کی شان کتنی بُلند ہے۔ جب آپ کا نام مبارک امن وحفاظت کا مضبوط قلعہ ہے۔ تو ذاتِ پاک کی رفعت وعظمت کیا ہوگی۔

(مثنوی شریف)

تاریخِ واقدی میں درج ہے کہ ایک رات بطلیموس دس ہزار فوجی لیکر قلعہ سے باہر نکلا۔ اور مُسلمانوں پر شب خون مارا۔ مُسلمان پریشان ہُوتے۔ اور ہنگامہ برپا ہوگیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے اُسی وقت پکار کر عرض کیا۔

وَاغَوْثَاہُ وَامُحَمَّدَاہُ	اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
وَاسلامَاہُ کِیْدَ قَوْمِیْ	میری قوم کے ساتھ مکر کیا گیا ہے،
وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ۔	فریاد رسی کیجئے، تاکہ سلامت رہیں۔

تاریخ کامل ابنِ اثیر میں موجود ہے۔ کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہٗ کی شہادت کے بعد کا واقعہ ہے کہ قحط پڑا جسے عام الرمادہ کہتے ہیں۔ اِس

قحط میں حضرت سیدنا بلال مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کی قوم بنی مزنیہ
نے درخواست کی، کہ ہم ہلاک ہو رہے ہیں۔ کوئی بکری ذبح کیجئے۔ آپ نے
فرمایا۔ بکریوں میں کچھ نہیں رہا۔ قوم نے اصرار کیا۔ آخر بکری ذبح کی گئی۔
کھال اُتاری تو سُرخ ہڈی ہی نکلی۔ یہ دیکھکر حضرت بلال مزنی رضی اللہ تعالےٰ
عنہ نے ندا۔ دی۔ یَا مُحَمَّدَاہُ تو سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام
خواب میں تشریف لائے۔ اور بشارت دی۔ (تاریخ کامل ابن اثیر صہ ۲۳/۲۲)

امام رازی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

سید المفسرین امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ وَاِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اِنِّیْ
جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً کی تفسیر میں سید المفسرین بالاتفاق
علی الاطلاق سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت
درج فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو جنگل میں
پھنس جائے تو کہے۔ اَعِیْنُوْنِیْ عِبَادَ اللہِ یَرْحَمُکُمُ اللہُ
اللہ کے بندو میری مدد کرو اللہ تعالےٰ تم پر رحم فرمائے۔ (تفسیر کبیر صہ ۲۶۴/ج ۱)

امام جزری علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

امام جزری علیہ الرحمۃ نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب حصن حصین میں حدیث
شریف درج فرمائی ہے۔ کہ

وَاِنْ اَرَادَ عَوْنًا فَلْیَقُلْ یَا — جب مدد حاصل کرنے کا ارادہ ہو
عِبَادَ اللہِ اَعِیْنُوْنِیْ یَا — تو کہے اے اللہ کے بندو میری مدد
عِبَادَ اللہِ اَعِیْنُوْنِیْ — کرو۔ اے اللہ کے بندو میری مدد کرو

عِبَادَ اللہِ اَعِیْنُوْنِیْ ۔ اے اللہ کے بندو میری مدد کرو۔

(حصن حصین صـ ۱۶۳)

امام نووی شارح مسلم علیہ الرحمتہ کا عقیدہ

امام نووی شارح مسلم علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب مستطاب کتاب الاذکار میں ایک واقعہ درج فرمایا ہے کہ

حَکٰی لِیْ بَعْضُ شُیُوْخِنَا الْکِبَارِ فِی الْعِلْمِ اَنَّہٗ انْفَلَتَتْ لَہٗ دَابَّۃٌ اَظُنُّھَا بَغْلَۃٌ وَ کَانَ یَعْرِفُ ھٰذَا الْحَدِیْثَ فَقَالَہٗ فَحَبَسَھَا اللہُ عَلَیْھِمْ فِی الْحَالِ وَکُنْتُ اَنَا مَرَّۃً مَعَ جَمَاعَۃٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْھَا بَھِیْمَۃٌ وَعَجَزُوْا عَنْھَا فَقُلْتُہٗ فَوَقَفَتْ فِی الْحَالِ بِغَیْرِ سَبَبٍ سِوٰی ھٰذَا الْکَلَامِ۔

مجھ سے ایک بہت بڑے بزرگ نے اپنا واقعہ بیان فرمایا کہ میرا خچر بھاگ گیا۔ اور مجھے یہ حدیث شریف (تم میں سے اگر کسی کا جانور جنگل میں بھاگ جائے تو اسے چاہیئے کہ یوں کہے اے اللہ کے بندو میری مدد کرو) یاد تھی۔ تو میں نے فوراً اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللہِ کہہ کر پکارا تو اللہ کریم نے اس خچر کو اسی وقت روک لیا۔ علامہ نووی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں بذاتِ خود ایک جماعت کے ساتھ جا رہا تھا کہ ہمارا چوپایہ بھاگ گیا۔ سب اس کو پکڑنے سے عاجز آگئے تو میں نے بھی یہی (اعینونی یا عباد اللہ) کہا تو چوپایہ فی الفور رک گیا اور ہم کو مل گیا۔ اس پکار کے علاوہ ہم نے کچھ بھی نہ کیا تھا۔

(کتاب الاذکار صـ ۲۰۱ مطبوعہ مصر)

مخالفین کے مقتدر علماء قاضی شوکانی اور وحید الزمان کی تائید

مندرجہ بالا واقعہ کو غیر مقلدین اہلحدیث حضرات کے مقتدر عالم قاضی محمد بن علی شوکانی نے اپنی کتاب تحفۃ الذاکرین صفحہ ۱۸۱ مطبوعہ مصر پر درج کر کے تائید کر دی ہے اور وہابیہ کے مفسر اور محدث نواب وحید الزمان حیدر آبادی نے بھی اپنی کتاب ہدیۃ المہدی جس کے ٹائیٹل پیج پر "مشتمل عقائد اہلحدیث" لکھا ہے کے صفحہ ۲۳ جلد اپر یہ حدیث شریف درج کی ہے۔

اِذَا انْفَلَتَتْ دَابَّةُ اَحَدِکُمْ فَلْیُنَادِ اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللّٰہِ ۔

شامی کا حوالہ دیوبندی حضرات حنفی کہلا کر سادہ لوح حنفی مسلمانوں کو دھوکہ دینے میں سرگرم عمل ہیں۔ اُن کی تشفی کے لئے فقہ حنفی کی کتاب المعروف ردالمحتار شامی شریف کا حوالہ پیشِ خدمت ہے۔

اِنَّ الْاِنْسَانَ اِذَا ضَاعَ لَہٗ شَیْءٌ	جس کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے اور
وَاَرَادَ اَنْ یَّرُدَّہُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ	وہ چاہے کہ اللہ تعالےٰ وہ چیز واپس
عَلَیْہِ فَلْیَقِفْ عَلٰی مَکَانٍ عَالٍ	دلا دے تو کسی اونچی جگہ پر قبلہ کی طرف
مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَۃِ وَیَقْرَءُ الْفَاتِحَۃَ	منہ کر کے کھڑا ہو اور سورۃ فاتحہ پڑھ کر
یُھْدِیْ ثَوَابَھَا لِلنَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ	اس کا ثواب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو
ثُمَّ یُھْدِیْ ثَوَابَ ذٰلِکَ لِسَیِّدِیْ	ہدیہ کرے پھر سیدی احمد بن علوان کو ہدیہ
اَحْمَدَ بْنِ عَلْوَانَ یَقُوْلُ یَا سَیِّدِیْ	کرے پھر کہے اے میرے آقا اے احمد بن

يَا اَحْمَدُ وَيَا ابْنَ عُلْوَانَ اِنْ لَمْ تَرُدَّ عَلَيَّ ضَالَّتِيْ وَاِلَّا نَزَعْتُكَ مِنْ دِيْوَانِ الْاَوْلِيَاءِ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَرُدُّ عَلٰى مَنْ قَالَ ذٰلِكَ ضَالَّتَهٗ بِبَرَكَتِهٖ

علوان گمائے مجھے چیز نہ دی تو میں آپ کو دفتر اولیاء سے نکال دوں گا بس اللہ تعالٰی اسکی گمی ہوئی چیز ان کی برکت سے واپس دلا دے گا۔
(ردالمحتار ص۴۲ باب اللقطہ)

شیخ محمد غوث گوالیاری علیہ الرحمۃ صاحب جواہر خمسہ کا عقیدہ

شیخ محمد غوث گوالیاری علیہ الرحمۃ وہ باکمال بزرگ ہیں۔ کہ بڑے بڑے محدث ان کے خوشہ چین اور نیاز مند ہیں۔ شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہما الرحمۃ جیسی شخصیتیں ان کی عقیدت مند ہیں۔ ان کی کتاب جواہر خمسہ کا وظیفہ کرنے والی ہیں اور اجازت حاصل کرنے والی ہیں جواہر خمسہ کے اعمال اور وظائف میں یہ عمل اور وظیفہ بھی ہے۔

نَادِ عَلِيًّا مَظْهَرَ الْعَجَائِبِ تَجِدْهُ عَوْنًا لَكَ فِي النَّوَائِبِ كُلُّ هَمٍّ وَغَمٍّ سَيَنْجَلِيْ بِوِلَايَتِكَ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ۔ (جواہر خمسہ ص)

مولا علی کرم اللہ وجہہ کو پکار جو مظہر عجائب ہیں تو انہیں مصائب میں مددگار پائے گا، سب رنج و غم دور ہو جائیں گے آپ کی امداد۔ یا علی یا علی یا علی۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی نے جواہر خمسہ کی اجازت لینے

اُستاذ حدیث مولانا ابوطاہر مدنی اور

شیخ محمد سعید لاہوری علیہما الرحمۃ سے لی چنانچہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ

فرماتے ہیں سے

ایں فقیر خرقہ از دست شیخ ابوطاہر کردی پوشیدہ وایشاں لعمل آنچہ در جواہر خمسہ ہست اجازت دادند۔	اس فقیر (شاہ ولی اللہ) نے خرقہ شیخ ابوطاہر کردی کے ہاتھ سے پہنا اور انہوں نے اس کے عمل کی اجازت دی
(انتباہ فی سلاسل اولیاء صفحہ ۱۵)	جو جواہر خمسہ میں ہیں۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے دُعا سیفی اور جواہر خمسہ کی سند بھی انتباہ فی سلاسل اولیاء صفحہ ۱۵ پر درج فرمائی ہے۔ تو یہ واضح ہوا کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ بھی اپنے وظائف میں یا علی یا علی یا علی پڑھتے تھے۔

مُلّا علی قاری حنفی، علامہ حلبی اور شیخ عبدالحق محدث علیہم کا عقیدہ

شیخ ابوالحسن علی الخباز علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں نے شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے سُنا کہ آپ نے فرمایا۔

مَنِ اسْتَغَاثَ بِیْ فِیْ کُرْبَۃٍ کُشِفَتْ عَنْہُ وَمَنْ نَادَانِیْ بِاِسْمِیْ فِیْ شِدَّۃٍ فُرِّجَتْ عَنْہُ وَمَنْ تَوَسَّلَ بِیْ فِیْ حَاجَۃٍ قُضِیَتْ حَاجَتُہٗ	جس شخص نے مجھے مُصیبت کے وقت پکارا تو میں اس سے مصیبت دُور کرتا ہوں اور جس نے میرا نام لیکر پکارا تو میں تکلیف دُور کر دیتا ہوں اور جس نے میرا وسیلہ لیا کسی حاجت میں تو میں اُسکی حاجت

پوری کرتا ہوں۔ (نزہتہ الخاطر الفاطر ص۱۱ قلائد الجواہر ص۳۶)
(اخبار الاخیار ص۲۶ مطبوعہ دیوبند)

علامہ شطنوفی، علامہ حلبی، شاہ ابو المعالی اور ملا علی قاری علیہم الرحمہ کا عقیدہ

اُمتِ محمدیہ کی جلیل المرتبت شخصیات نے اپنی تصانیف میں سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید کا ایک واقعہ درج فرمایا ہے۔ جو کہ پیش خدمت ہے۔

شیخ عبداللہ جبائی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ہمدان میں ظریف نامی شخص سے میری ملاقات ہوئی یہ شخص دمشق کا رہنے والا تھا۔ اُس نے مجھ سے یہ واقعہ بیان کیا کہ نیشا پور کے راستہ میں بشر القرظی سے میری ملاقات ہوئی۔ یہ چودہ اُونٹوں پر شکر لادے ہوئے جا رہے تھے اُنہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ ہمیں راستہ میں ایک بیابان جنگل پر اُترنے کا اتفاق ہُوا۔ جو بہت ہی خوفناک تھا اور وہاں ٹھہرنا بہت مشکل تھا۔ جب پہلی رات کو اُونٹ لادے جا چکے تو ان میں سے میرے چار اُونٹ گم ہو گئے۔ میں نے ہر چند اُن کو تلاش کیا مگر کچھ پتہ نہ چلا۔ میں قافلہ سے جُدا ہو گیا اور شتربان بھی میرے ساتھ رہ گیا۔ جب صبح ہوئی۔

ذَکَرْتُ الشَّیْخَ عَبْدَ الْقَادِرِ	میں نے شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَکَانَ قَالَ لِیْ	عنہ کو پکارا کیونکہ آپ نے مجھ سے فرمایا تھا
اِنْ وَقَعْتَ فِیْ شِدَّۃٍ فَنَادِنِیْ	کہ جب تمہیں کوئی مشکل پیش آئے تو تم
فَاِنَّھَا تُکْشَفُ عَنْکَ فَقُلْتُ	مجھ کو پکارنا تمہاری مشکل حل ہو جائیگی
یَا شَیْخَ عَبْدَ الْقَادِرِ جِمَالِیْ	پس میں نے عرض کیا یا شیخ عبدالقادر
فُقِدَتْ وَنَظَرْتُ اِلٰی مَطْلَعِ	میرے اُونٹ نا معلوم کہاں چلے گئے ہیں

صَوْءِ الْفَجْرِ۔ اور میں اُن کو صبح تک تلاش کرتا رہا مگر کہیں نہیں ملے اور میں قافلہ سے بچھڑ گیا ہوں۔)

استغاثہ کے فوراً بعد ہی مجھے ایک شخص ٹیلے پر دکھائی دیا جس نے سفید لباس پہنا ہُوا تھا۔ اُس نے مجھے ہاتھ سے ایک طرف اشارہ کر کے بتلایا پھر جب میں نے اس ٹیلے پر چڑھ کر دیکھا تو وُہ آدمی مجھے نظر نہ آیا۔ اور ٹیلے کے دامن میں مجھے اپنے اُونٹ بیٹھے دکھائی دیئے۔ اُن کا بوجھ اُن پر اُسی طرح لدا ہُوا تھا ہم نے انہیں پکڑ لیا۔ اور قافلہ سے جا ملے۔

(قلائد الجواہر صفحہ ۶۸ مطبوعہ مصر تفریح الخاطر صفحہ ۳۷ تحفہ قادریہ صفحہ ۴۷)

قارئین کرام! ان تمام مستند اکابر کی مستند تصانیف سے اظہر من الشمس ہے۔ انبیاء اللہ علیہم السلام۔ خلفاء راشدین۔ اہلِ بیت اطہار صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اولیاء کرام علیہم الرحمۃ کو پکارنا جائز ہے۔ ان سے استغاثہ کرنا بالکل جائز ہے اور اولیاء اللہ کا معمول رہا ہے۔ نیز یہ بھی ثابت ہُوا کہ یا شیخ سیّد عبد القادر جیلانی شیئاً للہ کہنا بالکل درست اور صحیح ہے۔ اس میں کسی قسم کا شرک و کفر نہیں۔

دیوبندی اکابر کے فتوے

اب دیوبندی اکابر کی تحریروں سے اس کے جواز کا بیان درج کیا جاتا ہے۔

مولوی رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ

مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ پڑھنے کے

متعلق فتوے لے ارشاد فرماتے ہیں کہ ۔جو شخص اِن کلمات (یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ) میں اثر جان کر پڑھتا ہے ۔ وہ کافر و مشرک نہ ہوگا اور جو شیخ (عبدالقادر جیلانی) قدس سرہٗ کو متصرف بالذات اور عالم بالذات خود جان کر پڑھے گا وہ مشرک ہے اور اس عقیدہ سے پڑھنا کہ شیخ (عبدالقادر جیلانی) کو حق تعالیٰ اطلاع کر دیتا ہے اور باذنہٖ تعالیٰ شیخ حاجت براری کر دیتے ہیں یہ بھی مشرک نہ ہوگا ۔ (فتاویٰ رشیدیہ کامل ص ۲ مطبوعہ کراچی)

مولوی اشرف علی تھانوی کا فتویٰ

دیوبندی مکتبِ فکر کے حکیم الامت مولوی اشرف علی صاحب تھانوی فرماتے ہیں کہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ پڑھنے کی صحیح العقیدہ سلیم الفہم کے لئے جواز کی گنجائش ہوگی ۔

(فتاویٰ اشرفیہ ص ۶ ج ۱ مطبوعہ کانپور، امداد الفتاویٰ ص ۹۲ ج ۱ مجتبائی دہلی)

قارئین کرام :- مولوی اشرف علی تھانوی تو خود اس وظیفہ کے عامل نظر آتے ہیں ۔کیونکہ وہ (اپنی جماعت کے بزرگ اور قطب مولوی رشید احمد گنگوہی کی بارگاہ میں استغاثہ ان الفاظ میں پیش کرتے ہیں ۔ ے

یَا سَیِّدِیْ لِلّٰہِ شَیْئًا اِنَّہٗ
اَنْتُمْ لِیَ الْمُجْدِیْ وَاِنِّیْ جَاوِیْ

اس کا ترجمہ بھی انہوں نے خود یہ کیا ہے ۔

میرے سردار خُدا کے واسطے کچھ تو دیجئے ۔ آپ معطی ہیں ۔میں سائل ہوں والی اللہ

لو یہی اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہٗ) الحمد للہ اہل سنت و جماعت سلیم الفہم ہیں

(تذکرۃ الرشید صـ۱۱۴-۱۱۵)

اگر مولوی رشید احمد گنگوہی کو یا سیدی شیئاً للہ کہنا جائز ہے۔ غوث الاعظم شہنشاہِ اولیاء شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ کہنا کیوں شرک اور حرام ہوگا۔

مولوی ذوالفقار علی دیوبندی کا پیر و مرشد کے متعلق عقیدہ

دیوبندیوں کی مقتدر شخصیت مولوی ذوالفقار علی دیوبندی اپنے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کی بارگاہ میں استغاثہ ان الفاظ میں پیش کرتے ہیں ؎

یا مُرْشِدِیْ یا مَوْئِلِیْ یا مَفْزَعِیْ
یا مَلْجَائِیْ فِیْ مَبْدَئِیْ وَ مَعَادِیْ

اے میرے مرشد۔ اے میری پناہ۔ اے میری گھبراہٹ کے سہارا اور اے جائے پناہ دنیا اور آخرت میں ؎

یا سَیِّدِیْ لِلّٰہِ شَیْئًا اِنَّہٗ!
اَنْتُمْ لِیَ الْجَدْوٰی وَاِنِّیْ جَادِیْ

اے میرے سردار خدا کے واسطے کچھ عطا ہو۔ بیشک آپ میرے لئے کرنے والے ہیں اور میں سائل ہوں۔ (کرامات امدادیہ صـ۳ مطبوعہ دیوبند)

مولوی انور شاہ کشمیری دیوبندی کا عقیدہ

دیوبندی مکتبِ فکر کی عظیم شخصیت مولوی انور شاہ کشمیری نے فیض الباری میں اس کا جواز واضح الفاظ میں اس طرح تحریر فرمایا ہے۔

وَاعْلَمْ اَنَّ الْوَظِيْفَةَ الْمَعْهُوْدَةَ يَا شَيْخ عَبْدَالْقَادِرِ جِيْلَانِیْ شَيْئًا لِلّٰهِ اِنْ حَمَلْنَا هَا عَلَی الْجَوَازِ.

اور جان وظیفہ جو زمانہ میں ہے۔ یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئًا للہ ہمارے نزدیک جائز ہے۔ (فیض الباری صہ ۲۶۶ ج ۲)

نواب صدیق حسن بھوپالوی کا بیان

نواب صدیق حسن بھوپالوی نے ہی لکھا ہے کہ اس کو مشائخ نے واسطے برآمد ہم کے مجرب سمجھا ہے۔ عروج ماہ میں پنج شنبہ (جمعرات) سے شروع کرکے تین دن تک پڑھے بسم اللہ مع فاتحہ کلمہ تمجید و درود و سورہ اخلاص ہر ایک کو ایک سو گیارہ بار پھر شیرینی پر فاتحہ پڑھ کر اور ثواب اس کا روح پُر فتوح آنحضرت و مشائخ طریقت کو دے کر تقسیم کرے۔

(کتاب الداء والدواء صہ ۱۱۲)

ختم غوثیہ میں مندرجہ ذیل استغاثیہ جملے پڑھے جاتے ہیں۔

خُذْ بِیَدِیْ شَیْئًا لِلّٰہ یَا حَضْرَت سُلْطَان شَیْخ سَیِّد عبد القادر جِیْلَانِیْ المدد پڑھا جاتا ہے

اس کے علاوہ ختم غوثیہ میں یا حضرت سَیِّد العرب و العجم شَیْئًا لِلّٰہ۔ مشکل کشا بالخیر۔ یا حضرت شاہ محی الدّین مُشکل کُشَا بالخیر۔ یا حضرت غوث اغثنا باذن اللّٰہ۔ یا شیخ سید عبد القادر شیئًا للہ مشکلات بے عدد داریم ما ؛ شیئًا للہ غوث اعظم پیر ما

ما ہمہ محتاج تو حاجت روا ٭ المدد یا غوث اعظم سید ا
وقت امداد یا شہ بغداد ٭ رس بفریاد یا شہ بغداد
امداد کن، امداد کن از رنج و غم آزاد کن ٭ در دین و دنیا شاد کن یا غوث اعظم دستگیر
ختم غوثیہ کے واسطے کلماتِ استغاثہ پر بھی دیوبندی۔ غیر مقلد۔ مودودی۔ تبلیغی جماعت وہابی حضرات بہت اعتراض کرتے ہیں بلکہ اس کو شرک قرار دیتے ہیں لیکن مستند کتب کے حوالہ جات سے اس کا جواز اور بزرگوں کا معمول پیش کیا جاتا ہے۔

دورِ فاروقی کا واقعہ

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (جن کو غیر مقلدین وہابی حضرات کے مولوی ثناء اللہ امرتسری نے تمام اہلحدیثانِ ہند کا اُستاذِ اعلٰے قرار دیا ہے اور مولوی اشرف سندھو بلوکی والے نے مسلک اہلِ حدیث کا مجدد اعظم موسس اوّل اور حجۃ اللہ علی الارض لکھا ہے) نے اپنی کتاب ازالۃ الخلفاء کے مقصد دوم میں حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ کے دَور کا ایک واقعہ نقل فرمایا ہے کہ

حضرت امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ نے مجاہدین کا ایک لشکر سرزمین روم میں بھیجا۔ پھر کچھ دنوں بعد اچانک مدینہ منورہ میں بُلند آواز سے آپ نے دو مرتبہ فرمایا۔ یا لَبَّیْکَاہُ! یا لَبَّیْکَاہُ ــــ اہالیان مدینہ منورہ حیران رہ گئے کہ امیر المومنین کس فریادی کی پکار کا جواب دے رہے ہیں۔ کچھ دنوں بعد جب وہ لشکر مدینہ منورہ واپس آیا اور اُس لشکر کا سپہ سالار اپنی فتوحات اور جنگی کارناموں کا تذکرہ کرنے

لگا۔ تو امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ ان باتوں کو چھوڑو پہلے یہ بتاؤ کہ جس مجاہد کو تم نے زبردستی دریا میں اُتارا تھا۔ اور اس نے یَا عُمَرَاۃُ یَا عُمَرَاۃُ پکارا تھا۔ اُس کا کیا واقعہ ہے۔

لشکر کے سپہ سالار نے جلال فاروقی سے دہشت زدہ ہوکر کانپتے ہوئے عرض کیا۔ اے امیر المومنین! میں نے اپنی فوج کو دریا کے پار لے جانا تھا۔ دریا کے پانی کی گہرائی کا اندازہ کرنے کے لئے اس کو دریا میں اُترنے کا حکم دیا۔ چونکہ سردی کا موسم تھا۔ زور دار ہوائیں چل رہی تھیں۔ اُسکو سردی لگ گئی اور اُس نے دو مرتبہ زور زور سے یَا عُمَرَاۃُ یَا عُمَرَاۃُ کہہ کر آپ کو پکارا۔ پھر اچانک اس کی رُوح پرواز کرگئی۔

اللہ تعالےٰ شاہد ہے کہ میں نے ہرگز اُسکو ہلاک کرنے کے لئے دریا میں اُترنے کا حکم نہیں دیا تھا۔ جب مدینہ والوں نے سپہ سالار کی زبانی یہ قصہ سُنا تو اُن کی سمجھ میں آگیا کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے ایک دن جو دو مرتبہ باآواز بلند یَا لَبَّیْکَاہُ یَا لَبَّیْکَاہُ فرمایا تھا۔ درحقیقت اسی مجاہد کی فریاد اور پکار کا جواب تھا۔

ناظرین کرام! حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ کے دور میں بھی مسلمان دُور دراز سے اولیاء اللہ کو پکارتے تھے۔ اگر دُور دراز سے پکارنا اور مدد طلب کرنا شرک ہوتا تو کبھی بھی وہ مرد مجاہد یَا عُمَرَاۃُ یَا عُمَرَاۃُ نہ پکارتا اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ جو قاتل المشرکین تھے کبھی بھی یَا لَبَّیْکَاہُ یَا لَبَّیْکَاہُ فرما کر جواب

نہ دیتے۔

غیر مقلدین وہابی حضرات کے مشہور مولوی وحید الزمان حیدر آبادی نے بھی اپنی کتاب ہدیۃ المہدی (جس کے سرورق پر مشتمل بر عقائد اہلحدیث لکھا ہُوا ہے) میں بھی حضرت خیر التابعین اویس قرنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا بھی یَا عُمَرَ اَلَا یَا عُمَرَ اَلَا ندا اور پکارنا درج کیا ہے جس سے معلوم ہُوا کہ اولیاء اللہ کو ان کی ظاہری حیات میں اور انتقال کے بعد بھی پکارنا اور مدد طلب کرنا اسلاف اور جلیل المرتبت مسلمانوں کا طریقہ رہا ہے۔ اس کو شرک قرار دینا سراسر جہالت اور تاریخ اسلامی سے ناواقفیت کی بین دلیل ہے۔ نیز ختم غوثیہ کے اس وظیفہ یا حضرت یا سرور یا صدیق یا عُمَرَ یا عُثمان یا حیدر شرکن دفع غیر آور کے جواز اور مستحسن ہونے پر یہ واقعات مہر تصدیق کا کام دیتے ہیں اور مسلک حق اہل سُنّت و جماعت کے عقائد کی حقانیت کی واضح دلیل ہیں۔ نیز یہ بھی اظہر من الشمس ہے۔ ان کو شرک قرار دینے والے حضرات اہل سنّت و جماعت نہیں اگر وہ اہل سنّت و جماعت کہلائیں تو سراسر فراڈ عیاری ہے بلکہ دھوکا اور فریبی ہے۔

اب اُمّت محمدیہ کے جلیل المرتبت محدثین، مفسرین اور اولیاء کاملین کا عقیدہ ملاحظہ فرمائیں۔ جو دیو بندی غیر مقلد اہلِ حدیث اور اہلِ سنّت و جماعت حضرات کے مسلّمہ اکابر ہیں۔

امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ

امام الائمہ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کا بھی عقیدہ ملاحظہ فرمائیں۔ آپ اپنے آقا و مولا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں قید میں استغاثہ کرتے ہیں۔

یَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ اَدْرِكْ لِزَیْنِ الْعَابِدِیْنَ
مَحْبُوْسُ اَیْدِی الظَّالِمِیْنَ فِیْ مَوْکَبِ الْمُزْدَحِمْ

اے رحمت للعالمین زین العابدین کی مدد کو پہنچو۔ وہ اس اژدھام میں ظالموں کے ہاتھوں میں قید ہے۔

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا عقیدہ

امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ بارگاہِ مصطفوی میں استغاثہ کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں۔

یَا اَکْرَمَ الثَّقَلَیْنِ یَا کَنْزَ الْوَرٰی
جُدْلِیْ بِجُوْدِكَ وَاَرْضِنِیْ بِرِضَاكَ
یَا سَیِّدَ السَّادَاتِ جِئْتُكَ قَاصِدًا
اَرْجُوْ رِضَاكَ وَاحْتَمِیْ بِحِمَاكَ

اے پیشواؤں کے پیشوا میں دلی مقصد سے آپ کے حضور آیا ہوں آپ کی رضا کا امیدوار ہوں اور اپنے آپ کو آپکی پناہ میں دیتا ہوں۔

دیوبندی حضرات کے لئے غور کا مقام ہے۔ کہ اگر یا رسول اللہ کہنا شرک ہے۔ تو تم جب امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے مقلد ہونے اور حنفی کہلانے کا دعوےٰ کرتے ہو وہ تو آپ کے عقیدہ کے مطابق شریعت مطہرہ کا امام ہونا تو کجا مسلمان بھی نہیں رہتے۔ پہلے اپنے عقیدہ سے توبہ کرو۔ اور مسلک

حق اہل سنّت وجماعت کے عقیدہ کے مطابق یا رسول اللہ یا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہنے کو عین اسلام اور مستحسن قرار دو اور رسولِ پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کو حامی و مددگار تسلیم کرو، پھر حنفی کہلاؤ۔ سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان کو تباہ اور برباد نہ کرو۔ اور یُوں ہی بغیر سوچے سمجھے کفر وشرک کے فتووں کی بوچھاڑ کر کے اپنے آپ کو بھی تباہ اور برباد نہ کرو۔ میرے اعلحضرت امام اہل سُنّت، مجدّد دین وملّت مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی علیہ الرحمۃ نے آپ حضرات کی رہنمائی کرتے ہوئے فرمایا ہے ؎

آج لے اُن کی پناہ آج مدد مانگ اُن سے!
کل نہ مانیں گے قیامت کو اگر مان گیا!

امام بوصیری علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

عاشقِ رسول حضرت امام شرف الدین بوصیری علیہ الرحمۃ نے جن کو مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی نشر الطیب میں بارگاہ مصطفوی کا منظور نظر قرار دیا ہے۔ نیز دیوبندی حضرات کے مولوی اعزاز علی دیوبندی نے ان کے قصیدہ مبارکہ بردہ شریف کی شرح عطر الوردہ کے نام سے کی ہے۔ اُس قصیدہ بردہ شریف میں بارگاہ مصطفوی میں استغاثہ کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں

يَا أَكْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِيْ مَنْ أَلُوْذُ بِهٖ
سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ

اے بزرگترین مخلوقات یا اے بہترین رسل با بوقتِ نزولِ حادثۂ عظیم عام کے آپکے سوا کوئی ایسا نہیں ہے جسکی میں پناہ میں آؤں صرف آپکا ہی بھروسہ ہے۔

علامہ عبدالرحمٰن جامی نقشبندی علیہ الرحمۃ کا استغاثہ

درس نظامی کی مشہور کتاب شرح جامی جو کہ ہر مکتب فکر کے مدارس میں پڑھائی جاتی ہے کے مصنف علامہ عبدالرحمٰن جامی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب زلیخا میں بارگاہِ مصطفوی میں استغاثہ کرتے ہوئے عرض کیا ہے۔ ؎

زمہجوری برآمد جانِ عالم ❊ ترحّم یا نبی اللہ ترحّم!

نہ آخر رحمۃ للعالمیں ❊ زمحجوراں چرا فارغ نشینی

(زلیخا ص)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ!

شیخ المحدثین، شیخ محقق پاک و ہند میں سب سے پہلے علم حدیث کی ترویج و اشاعت کرنے والی شخصیت اور بارگاہِ مصطفوی کے حضوری شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ بارگاہ نبوی میں عرض کرتے ہیں ؎

بہر صورت کہ باشد یا رسول اللہ کرم فرما

بلطف خود سر و سامان جمع بے سر و پا کن!

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر حال میں ہم پر کرم فرمایئے۔ ہم بے سر و سامان ہیں آپ کا لطف و کرم ہی ہمارا سر و سامان ہے۔)

مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

مولانا جلال الدین علیہ الرحمۃ (جن کی مثنوی شریف دیوبندی غیر مقلد وہابیوں کے نزدیک بھی معتبر ہے جن کے سب مولوی مانتے ہیں) نے بھی

بارگاہِ رسولِ عربی علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام میں استغاثہ اس طرح عرض کیا ہے

اے لقائے تو جواب ہر سوال ٭ مشکل از تو حل شود بے قیل وقال

اے ہزاراں جبرائیل اندر بشر ٭ بہر حق سوئے غریباں یک نظر[1]

(مثنوی شریف)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمتہ کا عقیدہ

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمتہ (جن کے متعلق مولوی ثناء اللہ امرتسری نے لکھا ہے کہ تمام عمر قرآن پاک کے ایک ایک لفظ کی تفسیر معانی کی تحقیق اور چھان بین میں صرف کر دی) بھی اپنے قصیدہ اطیب النغم میں رسول پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں استغاثہ کرتے ہوئے عرض گذار ہیں

وَصَلّٰی عَلَیْکَ اللّٰہُ یَا خَیْرَ خَلْقِہٖ ٭ وَیَا خَیْرَ مَأْمُوْلٍ وَیَا خَیْرَ وَاھِبِ

اے اللہ کی ساری کائنات سے بزرگ ترین رسول اور اپنے تمام ان لوگوں سے بہترین جن سے خیر کی اُمید وابستہ کی جا سکتی ہے اور اے ان تمام جود و عطا کرنے والوں سے زیادہ سخی آپ پر اللہ تعالیٰ کے درود ہوں۔

اے اللہ کی ساری کائنات سے بزرگ ترین رسول اور اے تمام ان لوگوں سے بہترین جن سے خیر کی اُمید وابستہ کی جا سکتی ہے اور اے ان تمام جود و عطا کرنے والوں سے زیادہ سخی آپ پر اللہ تعالےٰ کے درود ہوں۔

وَیَا خَیْرَ مَنْ یُّرْجٰی لِکَشْفِ رَزِیَّۃٍ

وَمَنْ جُوْدُہٗ قَدْ فَاقَ جُوْدَ السَّحَائِبِ

---

[1] مولانا روم علیہ الرحمتہ کے یہ اشعار مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے اپنی کتاب المنجب صفحہ ۲۷ میں بھی درج کئے ہیں۔ (فقیر قادری غفرلہ)

اور اے ان تمام لوگوں سے افضل جن سے مصائب دور کرنے کی اُمید کی جا سکتی ہے اور اے وہ نبی جن کی سخاوت بادلوں کی موسلا دھار بارش پر بھی فوقیت رکھتی ہے۔

وَاَنْتَ مُجِیْرِیْ مِنْ ھُجُوْمِ مُلِمَّۃٍ
اِذَا نَشَبَتْ فِی الْقَلْبِ شَرَّ الْمَخَالِبِ

یا رسول اللہ آپ مجھے پناہ دینے والے ہیں جب مصیبت ہجوم کر کے آجائے اور اپنے اذیت ناک تیز پنجے میرے دل میں گاڑ دے۔

قارئین کرام! وہابیوں کے نزدیک قرآن پاک کے ایک ایک نقطہ کی تفسیر و معانی کی تحقیق اور چھان بین کرنے والا اور تمام دیوبندی اور غیر مقلد وہابیوں کا اُستاذ الکل شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ تو رسول کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کو بہترین اُمید گاہ، مشکلات اور مصائب سے بچنے کی پناہ گاہ، دافع البلاء والوباء اور بہترین عطا فرمانے والے قرار دیں[1] اور

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ جن کو امام الوہابیہ والدیابنہ اسماعیل دہلوی قتیل نے حجۃ اللہ علی العالمین اور وارث الانبیاء والمرسلین لکھا ہے۔ انہوں نے بھی سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کو حرف نداء سے تفسیر عزیزی میں اس طرح رباعی درج فرمائی ہے۔

یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَیَا سَیِّدَ الْبَشَرْ
مِنْ وَّجْهِكَ الْمُنِیْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرْ

---

[1] اور یہ غیر مقلد اور وہابی تمام نہاد مبلغین اسلام اسکو شرک و کفر قرار دیں اللہ تعالیٰ کریم ایسے بد عقیدہ اور بد زبان لوگوں سے مسلمانوں کو محفوظ فرمائے آمین

لَا یُمْکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقُّہٗ!
بَعْدَ ازْخُدا بزرگ توئی قصّہ مختصر

(تفسیر عزیزی سورۃ والضحیٰ)

ناظرین حضرات! اسماعیل دہلوی قتیل جس نے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کو حجۃ اللہ علی العالمین اور وارث الانبیاء والمرسلین قرار دیا اور ابراہیم میر سیالکوٹی بارگاہِ نبوی کا حضوری قرار دے۔ وہ محدث تو سرورِ عالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کو حرفِ ندا یا سے پکارے اور اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے کہے کہ اے آقا! کسی سے ممکن ہی نہیں ہے کہ وہ آپ کی شان آپ کے مقام ارفع واعلےٰ کے مطابق ثنا اور تعریف کرسکے۔ اور یہ وہابی یارسول اللہ پکارنے والے کو کافر اور مشرک گردانیں۔ بلکہ یارسول اللہ پکارنے والوں کے متعلق یہ کہیں کہ ان کا نکاح ہی ٹوٹ جاتا ہے۔ العیاذ باللہ۔

حاجی امداد اللہ مہاجر مکّی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

حاجی امداد اللہ مہاجر مکّی (جو غیر مقلدین اور دیوبندی حضرات کے ممدوح ہیں) اکابرین دیوبند کے پیر و مرشد ہیں) بھی بارگاہ نبوی میں کیا پیارے انداز سے استغاثہ کرتے ہیں!

ذرا چہرے سے پردہ کو اٹھاؤ یا رسول اللہ
مجھے دیدار ٹک اپنا کراؤ یا رسول اللہ!
جہاز امّت کا حق نے کر دیا ہے آپ کے ہاتھوں!

تم اب چاہو ڈباؤ یا ترا ؤ یا رسول اللہ!
شفیع عاصیاں ہو تم وسیلہ بیکساں ہو تم!
تمہیں چھوڑ اب کہاں جاؤں بتاؤ یا رسول اللہ!
پھنسا کر اپنے دام عشق میں امداد عاجز کو!!
بس اب قید دو عالم سے چھڑاؤ یا رسول اللہ

(گلزار معرفت صــ مطبوعہ دیوبند)

حاجی صاحب اپنی دوسری کتاب نالۂ امداد غریب میں استغاثہ یوں کرتے ہیں۔

یا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم فریاد ہے ÷ اے حبیب کبریا، فریاد ہے
سخت مشکل میں پھنسا ہوں آج کل ÷ اے مرے مشکل کشا فریاد ہے

(نالۂ امداد غریب صــ مطبوعہ دیوبند)

حضرات! پیارے مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے فریاد کرنے والے اور آپ کو اپنا مشکل کشا کہنے والے اور ساری اُمّت کے حاجت روا اور بیڑا تارنے والے۔ دو عالم کی قید سے چھڑانے والے کا عقیدہ علانیہ بیان کرنے والے حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی ہیں۔ جو بانیٔ مدرسہ دیوبند قاسم نانوتوی اور دیگر اکابر دیوبند اشرف علی تھانوی۔ رشید احمد گنگوہی خلیل احمد انبیٹھوی کے پیرومُرشد ہیں جن کو یہ دیوبندی وہابی بحر الحقائق والاسرار، مصدر العلوم و الانوار حجۃ اللہ البالغہ، حجۃ الاصفیاء، شمس الحقیقہ والعرفان، صدیق الاعظم مجدّد، مجتہد، محقق مانتے ہیں۔ اگر دیوبندی وہابیوں کے مجدّد مجتہد محقق اور

بزرگ حاجی امداد اللہ صاحب رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو فریاد
رس حاجت روا مشکل کشا نا خدا کہیں تو عین اسلام ہے اور اگر کوئی اہل سُنّت
وجماعت کا مسلمان کہے تو مشرک اور کافر ہو جاتا ہے۔

دنیا بھر کے وہابی اور دیوبندی مولویوں سے سوال

ہے کہ یہ کہاں کا اسلام اور دین ہے۔ اب دیوبندی اور وہابی اکابر کی تحریروں
سے اہل سُنّت وجماعت کے مسلک کی حقانیت ملاحظہ فرمائیں۔

مولوی اسماعیل دہلوی قتیل

دیوبندی اور وہابی اکابر سے حقانیت
اہل سنت غیر مقلدین دیوبندی مودودی

اور تبلیغی جماعت کے وہابیوں کے متفقہ نام نہاد مجدد اسماعیل دہلوی قتیل کو
بھی پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خلفاء راشدین صحابہ کرام علیہم الرضوان
اور اولیاء الرحمٰن علیہم الرضوان کی عنایات اور تصرفات کا اقرار کرنا پڑا۔ چنانچہ
اپنی کتاب منصب امامت میں یہ شعر درج کرتا ہے ؎

بے عنایاتِ حق وخاصان حق ✿ گر ملک باشد سیاہ گردد ورق

نواب صدیق حسن بھوپالوی

غیر مقلدین وہابی حضرات کے نام نہاد
مجدد نواب صدیق حسن بھوپالوی

بھی بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میں استغاثہ کرتے ہوئے
عرض گذار ہیں۔

مَا لِی وَرَآءَکَ مُسْتَغَاثٌ فَارْحَمْ یَا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ بُکَائِیْ

(نفح الطیب)

آپ کے سوا میرا کوئی فریاد رس نہیں

اے رحمۃ للعالمین میرے رونے پر رحم فرماؤ

مولوی ثناء اللہ امرتسری | غیر مقلدین وہابی حضرات کے سردار مولوی ثناء اللہ امرتسری نے بھی ایک استغاثہ کے طور پر نعت شریف اپنے اخبار اہلحدیث امرتسر میں شائع کر کے دُنیا بھر کے وہابیوں کی ناک کاٹ دی ہے۔ وہ استغاثہ یہ ہے۔ ؎

کالی کملی والے آقا ذرا خبر لے :: منجدھار میں ہے بیڑا خیر الانام اپنا!

اے ناخدائے اُمت اب آکر ترا دو! :: عالم سے ورنہ شاہا مٹتا ہے نام اپنا

(اخبار اہلحدیث امرتسر صلا ۷ جولائی ۱۹۱۶ء)

لہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی کہا کرتے تھے کہ ثناء اللہ کو رب ذوالجلال نے علم لدنی سے نوازا ہے (نقوش ابوالوفا ص۲) مولوی ثناء اللہ امرتسری کی ایک ایک تصنیف معلومات کا خزینہ اور اسلوب و انداز کی پاکیزگی کا گنجینہ ہے۔ (الاعتصام ص۳ ۳ فروری ۱۹۵۶ء) احسان الٰہی ظہیر نے لکھا ہے کہ ثناء اللہ بلاشبہ برصغیر ہند و پاک میں اسلام اور مسلمانوں کے سب سے بڑے وکیل اور سب سے بڑے محافظ و مدافع تھے۔ (نقوش ابوالوفا ص۱) وہابیوں کے مولوی ابو سعود قمر بنارسی نے ثناء اللہ امرتسری کو اس صدی کا مجدد لکھا ہے۔ (فتاوی ثنائیہ ص۲۵ ج ۱)
مولوی داؤد راز ثناء اللہ صاحب امرتسری کے متعلق لکھتے ہیں کہ دین پرور اے ثناء اللہ اے عالیمقام، اے فقیہہ وقت اے گنجینۂ علم و عمل، (فتاوی ثنائیہ ص۲۷-۳۰ ج ۱)
اے مسیحا آپ کے دم سے یہ کھیتی ہے ہری، اے فقیہہ وقت اے گنجینۂ علم و عمل،
(فتاوی ثنائیہ ص۲۷-۳۰، ج، سیرت ثنائی ص۴۱۲)

دوستو! آپ نے وہابی اکابر نواب صدیق حسن بھوپالوی ثناء اللہ امرتسری اسماعیل دہلوی قتیل ۔ قاضی سلیمان منصورپوری کی عبارات پڑھیں ۔ ان کے اپنی اپنی کتب میں درج کردہ بارگاہ نبوی میں استغاثہ پڑھیئے ۔

ثناء اللہ امرتسری اگر استغاثہ کرتے ہوئے پیارے کملی والے آقا کو عرض کرے کہ میری خبر لو ۔ میرا بیڑا منجدھار میں ہے ۔ آپ نا خدائے اُمت ہیں ۔ اس بیڑا کو اگر ترا دو ۔ تو وہ سردار اہلحدیث ہی رہے ۔ اور اگر یہی الفاظ کوئی اہل سنت وجماعت کہے تو شرک ۔ شرک کے فتووں کی بوچھاڑ ہو جائے ۔

دنیا بھر کے غیر مقلدین وہابی حضرات کو دعوت

دیتا ہوں کہ اگر آپ میں حق وصداقت کی کوئی رتی ہے تو ثناء اللہ امرتسری کے متعلق اپنے اپنے اخبارات مثلاً تنظیم اہل حدیث میں حافظ عبدالقادر روپڑی الاسلام میں مولوی بشیر احمد صاحب ۔ ترجمان الحدیث میں شیخ احسان الٰہی ظہیر ایڈ

قاضی سلیمان منصورپوری

غیر مقلدین وہابی حضرات کے قاضی سلیمان منصورپوری (جن کے متعلق مولوی داؤد غزنوی نے کہا ہے کہ ان کے علم وتحقیق کی بلندیوں کو کوئی نہیں چھو سکا) نے بھی پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم اُمت کا ماویٰ اور چارہ گروں کا درد مندان الفاظ میں لکھ کر مسلک حق اہلسنت وجماعت کی حقانیت اور وہابیوں کے عقیدہ کا ابطال بلکہ اُن کا ستیاناس کر دیا ہے ۔ وہ قابل

دیدالفاظ یہ ہیں۔ جو انہوں نے شانِ مصطفوی میں لکھے ہیں۔

غریبوں کا محب۔ مسکین کا ساتھی۔ شاہوں کا تاج۔ آقاؤں کا آقا

غلاموں کا محسن۔ یتیموں کا سہارا۔ بے آسراؤں کا آسرا۔ بے نواؤں کا ماوا۔

دردمندوں کی دوا۔ چارہ گروں کا دردمند۔ (سیدالبشر صنا جلد ۲)

راسخ عرفانی ولد نور حسین گرجاکھی

وہابیوں کے مشہور مولوی نور حسین گرجاکھی کا لڑکا راسخ عرفانی بھی سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو چارہ ساز قرار کرتے ہوئے استغاثہ پیش کرتا ہے کہ ؎

میں بھی ہوں اُن کی چشم شفاعت کا منتظر ؛ اے چارہ ساز میں بھی بیمار مصطفےٰ

(الاعتصام لاہور صٹ یکم مارچ ۱۹۵۷ء)

الطاف حسین حالی

الطاف حسین حالی جن کے دیوبندی اور غیر مقلد وہابی بہت ہی مداح ہیں۔ بارگاہ رسالت مآب علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام میں عرض گذار ہیں۔ کہ ؎

اے خاصہ خاصانِ رسل وقتِ دُعا ہے

اُمت پہ تیری آن کے عجب وقت پڑا ہے!

(مسدس حالی)

قارئین کرام! اب پیارے مصطفےٰ حبیب کردگار احمد مختار مدنی تاجدار سرکار ابد قرار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں استغاثہ کرنے اور ان سے مدد طلب کرنے کا ثبوت دیوبندی اکابر سے پیش کیا جاتا ہے کیونکہ غیر مقلد وہابی حضرات جو اپنے آپ کو اب اہلحدیث کہلاتے ہیں۔ وہ

اِن کے مجدد و شیخ ہیں۔ اکابر غیر مقلدین وہابیوں کے بعد اکابر دیوبندی وہابیوں سے استغاثہ بارگاہِ نبوی میں پڑھ کر خود فیصلہ فرمائیں کہ اسلام کا نام لیکر دھوکہ اور افلہ فریبی کن حضرات کا کام ہے۔ نیز یہ بھی واضح ہو جائے گا کہ یہ وہابی حضرات اسلام کے قافلہ میں مسلمانوں کے کتنے خیر خواہ اور ہمدرد ہیں۔

اہلِ سنت و جماعت حضرات اگر بارگاہِ مصطفیٰ میں استغاثہ عرض کریں۔ مدد طلب کریں حرفِ ندا سے پکاریں تو ان کے نزدیک شرک ہے۔ اگر اسی طرح کا استغاثہ غیر مقلد وہابی اور دیوبندی وہابی کریں تو مجدد شیخ الاسلام شیخ الحدیث والتفسیر محقق اور مبلغ اسلام بلکہ ولی اللہ ہیں۔ یہ کہاں کا انصاف ہے۔ اللہ کریم تو فرماتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ (پ ۱۴)

اُنہیں حضرات کے لئے ہی کسی نے کہا ہے ؎

دو رنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا ✤ سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا!

مولوی قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند کا اقرار!

بانی مدرسہ دیوبند مولوی قاسم نانوتوی (جن کی روح پر وہابی مولوی سلام بھیجتے ہیں) نے قصائد قاسمی میں سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات سے استغاثہ کرتے ہوئے عرض کیا ؎

مدد کر اے کرمِ احمدی کہ تیرے سوا! ✤ نہیں ہے قاسمِ بیکس کا کوئی حامی کار

کروڑوں جرموں کے آگے یہ نام کا اسلام ✤ کریگا یا نبی اللہ میرے پہ کیا پکار!

اگر جواب دیا بیکسوں کو تو نے بھی! ✤ تو کوئی اتنا نہیں جو کرے کچھ استفسار

(قصائد قاسمی ص ۶)

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی | اب دیوبندی وہابی حضرات کے مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب نشر الطیب میں جو استغاثہ کے طور پر شعر درج کئے ہیں۔ وہ پڑھیئے اور ان دیوبندی وہابیوں کے شرک کے فتوؤں کو ملاحظہ کیجئے کہ کیا اس کے شرک کے فتوؤں سے یہ دیوبندی وہابی بچ سکتے ہیں۔ یاد رہے کہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کو سردار وہابی مولوی ثناء اللہ امرتسری نے شرک و بدعت کی تردید میں غیر مقلدین وہابیوں کا ہمنوا تسلیم کیا ہے۔ اس لحاظ سے غیر مقلدین حضرات کی بھی عیاری اور مکاری واضح طور پر سامنے آجاتی ہے۔ اب وہ اشعار پڑھیئے۔ نشر الطیب میں ان عربی اشعار کے نیچے ترجمہ بھی درج ہے۔ لہٰذا من وعن عربی اور اس کا ترجمہ پیش خدمت ہے۔

يَا شَفِيعَ الْعِبَادِ خُذْ بِيَدِيْ
اَنْتَ فِي الْاِضْطِرَارِ مُعْتَمَدِيْ

دستگیری کیجئے میرے نبی ؛ کشمکش میں تم ہی ہو میرے ولی

لَيْسَ لِيْ مَلْجَاءٌ سِوَاكَ اَغِثْ
مَسَّنِي الضُّرُّ سَيِّدِيْ وَسَنَدِيْ

جز تمہارے ہے کہاں میری پناہ ؛ فوج کلفت مجھ پہ آغالب ہوئی!

غَشَّنِي الدَّهْرُ يَا ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ
كُنْ مُغِيثًا فَاَنْتَ لِيْ مَدَدِيْ

ابن عبد اللہ زمانہ ہے خلاف ؛ اے میرے مولا خبر لیجے میری!

لَیْسَ لِیْ طَاعَۃٌ وَلَا عَمَلٌ!
بَیْدَ حُبِّیْکَ فَھُوَ لِیْ عَتَدِیْ

نہ کچھ عمل ہے اور نہ طاعت میرے پاس ٭ ہے مگر دل میں محبت آپ کی!

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بَابُکَ لِیْ
مِنْ غَمَامِ الْغُمُوْمِ مُلْتَحِدِیْ

میں ہوں بس اور آپ کا در یا رسول اللہ ٭ ابر غم گھیرے نہ پھر مجھ کو کبھی!

(نشر الطیب ص ۱۶۴ مطبوعہ دیوبند)

ہے کسی دیوبندی، غیر مقلد وہابی مولوی میں جرأت کہ وہ کبھی رسالہ یا اشتہار میں اِن حضرات کا نام لیکر شرک کا فتویٰ لگائے کیونکہ ہم نے تو اپنے عقیدہ کا ثبوت دیوبندیوں اور غیر مقلدوں کے اکابر کے نام اور ان کی کتب کے نام لیکر پیش کر دیا ہے۔ کہ اے دین کے راہزنو! مسلمانوں کے دشمنو۔

اسلام کا نام لیکر یہودیوں اور عیسائیوں کے مشن کی اشاعت کرنے والو۔ انگریزوں اور یہودیوں کے پٹھوؤ اگر سنیوں پر فتوے شرک لگاتے ہوئے تم اپنے آپ کو حق گو اور علمائے حقانی قرار دیتے ہو تو پھر حاجی امداد اللہ مہاجر مکی مولوی اسمٰعیل دہلوی مولوی قاسم نانوتوی۔ اشرف علی تھانوی۔ نواب صدیق حسن بھوپالوی۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری۔ قاضی سلیمان منصور پوری۔ راسخ عرفانی الطاف حسین حالی وغیرہم پر بھی ان کا نام لیکر فتوے شرک وکفر کی ملنیا رکھولو ے

نہ خنجر اُٹھے گا نہ تلوار اُن سے!!
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

ابوالکلام آزاد کے والد ماجد مرحوم نے بالکل سچ ہی ان وہابیوں کے متعلق فرمایا جو کہ آزاد نے خود اپنی کتاب "آزاد کی کہانی ان کی اپنی زبانی میں" شعر درج کیا ہے اور اس کتاب کو شائع کرنے والا بھی دیوبندی، غیر مقلد اور مودودی جماعت کا ممدوح شورش کاشمیری کے بیٹے وہ شعر یہ ہے ۔

وہابی بے حیا جھوٹے ہیں یارو

تڑا تڑ جوتیاں تم اُن کو مارو !!

اکابر دیوبند اور وہابیہ کے استغاثہ اور مدد طلب کرنے کے ثبوت مہیا کرنے کے باوجود اب بھی اگر کوئی دیوبندی، غیر مقلد وہابی ختم غوثیہ پر اعتراض کرے تو پھر اس کے متعلق یہی کافی ہے ۔

قَالُوْا جَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا ۔

سُنی مسلمانوں کو ذوق و شوق سے پڑھنا چاہیئے ۔

یا حضرت یا سرور یا صدیقؓ یا عمرؓ یا عثمانؓ یا حیدر یا شبیرؓ یا شبّیر شر کن دفع خیر آور ۔

قارئین کرام :- ختم غوثیہ میں جن الفاظ پر مخالفین اعتراض کرتے ہیں ۔ قرآن و حدیث اور مستند مفسرین و محدثین کی کتب کے حوالہ جات کے علاوہ مخالفین کے مسلمہ اکابر کی تحریروں سے اس کا ثبوت درج کر دیا ہے ۔ اللہ کریم بجاہ النبی العظیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم اسکو شرف قبولیت بخشتے ہوئے ، عامۃ المسلمین کے لیے نافع بنائے ۔ (آمین ثم آمین)

قصیدہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم غوثیہ

سقانی الحب کاسات الوصال	فقلت لخمرتی نحوی تعالی
قدح مجھ وصل کا حق نے پلایا	میں تب شوقِ الٰہی کو بلایا
سعت ومشت لنحوی فی کؤوس	فہمت بسکرتی بین الموالی
اسی مستی نے مجھ میں جوش کیتا	تبھی یاران سے بازی کو لیتا
فقلت لسائر الاقطاب لموا	بحالی وادخلوا انتم رجالی
کہا تب میں نے غوث و قطب آؤ	تمہیں مجھ وقت کی لذت کو پاؤ
وہموا واشربوا انتم جنودی	فساقی القوم بالوافی ملالی
رکھو تم ہمت عالی اے مرداں	شرابِ شوق کی اُبلی ہے جوشاں
شربتم فضلتی من بعد سکری	ولا نلتم علوی واتصالی
حضوری میں مجھے حق نے کہا ہے	فنائی اللہ کا میں شربت چکھا ہے
مقامکم العلی جمعا ولکن	مقامی فوقکم ما زال عالی
بڑا رتبہ ہے تم سب کا ولیکن	بڑا رتبہ میرا تم سب سے اعلیٰ
انا البازی اشہب کل شیخ	ومن ذا فی الرجال اعطی مثالی
دیا حق نے مجھے ہے بازو کا زور	نہیں ہر دوں میں مجھ سا ہر کوئی
کسانی خلعۃ بطراز عزم	وتوجنی بتیجان الکمال
لباس خوش میرے کا ان بنایا	شرف کا تاج مجھ سر میں پہنایا
واطلعنی علی سر قدیم	وقلدنی واعطانی سؤالی
چھپا تھا بھید سو مجھ کو بتایا	فضل سے حق نے مجھ بخشی عطایا
وولانی علی الاقطاب جمعا	فحکمی نافذ فی کل حال
حکم غوث و قطب ابدال اوپر	میرا جاری ہے ہر ایک حال اوپر

ولو القیت سری فی بحار — لصار الکل غورا فی زوال

میرے اسرار کو دریا جو پاوے — تو پانی در زمین اسکا سماوے

ولو القیت سری فوق میت — لقام بقدرة المولی تعالی

میرا اسرار میت پر جو آوے — تو حکم حق سے وہ زندہ دکھاوے

ولو القیت سری فوق نار — لخمدت وانطفت من سر حالی

میرا اسرار گر یہ آگ بوجھے — تو ٹھنڈی ہوکے مجھ حالے دھوبے

ولو القیت سری فی جبال — لدکت واختفت بین الرمال

میرا اسرار گر پاویں پہاڑاں — تو ذرہ ہوکے اڑجاویں ہزاراں

وما منها شهور او دهور — تمر وتنقضی الا اتی لی

مہینے یا زمانہ جب کہ آوے — مجھے احوال سب اپنا سناوے

وتخبرنی بما یاتی ویجری — وتعلمنی فاقصر عن جدالی

مجھے وہ نیک بد اسپر جو گذرے — کہ یاراں نا کرو مجھ ساتھ جھگڑے

مریدی هم وطب واشطح وغن — وافعل ما تشاء فالاسم عالی

مریداں شوق سے نم راگ لاؤ — میرے اس وور میں کرلو جو چاہو

مریدی لا تخف الله ربی — عطانی رفعة نلت المنال

مریداں نا ڈرو اللہ رب ہے — کرم اسکا میرے پر روز و شب ہے

طبولی فی السماء والارض دقت — وشاووش السعادة قد بدا لی

میری نوبت دو جگ میں باجتی ہے — یہی شادی مجھے سب ساجتی ہے

بلاد الله ملکی تحت حکمی — ووقتی قبل قلبی قد صفا لی

سبھی ملکوں میں ہے فرمان میرا — صفا حق نے کیا دل جان میرا

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعًا	کَخَرْدَلَۃٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالٖ
دو عالم مجھ نظر ایسا دکھانا	جیسا جنگل میں ایک رائی کا دانا
وَکُلُّ وَلِیٍّ عَلٰی قَدَمٍ وَّاِنِّیْ	عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْکَمَالٖ
نبیوں کے قدم پر اولیاء ہیں	قدم مجھ پاس ختم الانبیاء ہیں
مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّیْ	عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالٖ
مریداں نہ ڈرو بدخواہ سیتی	نہیں شیروں کو ڈر روباہ سیتی
اَنَا الْجِیْلِیُّ مُحْیِ الدِّیْنِ اِسْمِیْ	وَاَعْلَامِیْ عَلٰی رَاْسِ الْجِبَالٖ
لقب میرا محی الدین جیلی	یہ سارے ہیں سو سب میرے طفیلی
اَنَا الْحَسَنِیُّ وَالْمَخْدَعُ مَقَامِیْ	وَاَعْلَامِیْ عَلٰی رَاْسِ الرِّجَالٖ
میں حسنی ہوں بڑا درجہ ہے میرا	حکم سب مردوں کے اوپر ہے میرا
وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْہُوْرُ اِسْمِیْ	وَجَدِّیْ صَاحِبُ الْعَیْنِ الْکَمَالٖ
اسم ہے عبد قادر میرا مشہور	میرا سید ہے جد جوں ماہِ پُر نور

دُرودِ رضویہ

اعلیحضرت امام اہلسنت شاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ درود شریف ترتیب دیا ہے۔ اسکی خوبی یہ ہے کہ تین مختصر درودوں کو یکجا کر دیا گیا ہے لہٰذا جو شخص ایک مرتبہ یہ درود شریف پڑھے گا وہ حقیقتاً تین مرتبہ درود پڑھنے کے ثواب کا حق دار ہوگا،

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

علامہ الحاج ابو الحامد **محمد ضیاء اللہ قادری** اشرفی کی تصانیف

- الانوار المحمدیہ
- گیارہویں شریف
- ختم غوثیہ کا جواز
- مدلل تقریریں
- مشائخ قادریہ
- اہل سنت و جماعت کون ہیں؟
- وہابی مذہب
- ہاتھ پاؤں چومنے کا ثبوت
- فقہ وہابیہ
- الوہابیت
- خلفائے ثلاثہ اور اہل بیت کے تعلقات اور رشتہ داریاں
- قہر وہابیت پر بم
- وہابیت کا پوسٹ مارٹم
- فضائل صحابہ کبار
- وہابیت و مرزائیت
- فرقہ ناجیہ
- وہابی توحید
- میلادِ مصطفیٰ
- مرزا قادیانی کی حقیقت
- عقائد وہابیہ
- مخالفین پاکستان
- گستاخی کا انجام
- سیرت غوث الثقلین
- مدلل خطبات
- تبلیغی جماعت سے اختلافات کیوں؟
- علماء اہل حدیث کے نام کھلا خط
- تحفے قادیاں براستہ دیوبند